عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۷ تا ۲۲ / ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۶ تا ۳۱ / دسمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۴۷/۴۸

قیمت: ۲۰ روپے

انتخابات ۲۰۰۸ء

ہوشیار باش!

قربانی کے فضائل و مسائل

قادیانیوں سے نفرت کے اسباب

دینی علوم کی فضیلت و عظمت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

علماء کا ٹی وی پر آنا

محمد عظیم قریشی

س:...... آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ٹیلی ویژن (ٹی وی) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بظاہر یہ ایک ذریعہ ابلاغ ہے جس سے دین کی دعوت و تبلیغ کا کام بہت عمدگی سے لیا جا سکتا ہے، (مفتی نظام الدین شامزیؒ کا ٹی وی پر آ کر طالبان کا صحیح موقف پیش کرنا جبکہ امریکا نے افغانستان پر حملہ کیا تھا، اسی طرح مفتی تقی عثمانی صاحب کا حدود اللہ کے قوانین میں تبدیلی کے حکومتی موقف کے خلاف ٹی وی پر آ کر صحیح اسلامی موقف بیان کرنا اور حکومتی حقوق نسواں بل میں موجود صریح خلافِ شریعت شقوں کی نشاندہی کرنا نہایت مفید رہا) بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس ذریعہ ابلاغ کو تصویر پر قیاس کر کے اس کو مطلقاً حرام قرار دینا مناسب نہیں کیونکہ یہ ابلاغ کا قوی ذریعہ ہے جس کی رسائی اب تو پوری دنیا تک ہو گئی ہے، یہ مکمل طور پر کفار اور اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھ میں آ گیا اور انہوں نے اس کا بھرپور استعمال کیا اور ہم مسلمان دین کی تعلیمات کو تو کیا پھیلاتے اسلام دشمن قوتوں کے اسلام پر حملوں کا جواب تک نہ دے سکے، بہر حال اس بارے میں شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں کہ ٹیلی ویژن کو اشاعتِ اسلام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

ج:...... مخدوم و مکرم! میری سمجھ میں تو ٹی وی کا جواز نہیں آتا، زیادہ سے زیادہ ایک ناجائز کو

مولانا سعید احمد جلال پوری

وقتی طور پر کراہت کے ساتھ اور گناہ سمجھتے ہوئے اپنی ضرورت کے لئے استعمال کر لیا جائے تو شاید گنجائش ہو، تاہم جو حضرات اس کے استعمال یا جواز کے قائل ہیں ان سے رجوع کیا جائے۔

نیچری فتنہ

سید علی الاحسن، راولپنڈی

س:...... آج کل نیچری منکرین حدیث کا فتنہ عروج پر ہے، یہ لوگ عقیدۂ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے، فضائلِ درود شریف سمیت بے شمار مسلم عقائد کا انکار کرتے ہیں اور علم الرجال سے تسلیم شدہ احادیث کا ضعف ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں، بعض تو معراج تک کی اپنی تشریحات کرتے ہیں، اس نیچری فتنے کی تاریخ پر کھل کر روشنی ڈالئے، عوام الناس ان کے متعلق آگاہ نہیں۔

ج:...... آپ کی بات بالکل درست ہے کہ آج کل فکری آزادی اور عقلیت پسندی کا زور ہے، اس لئے منکرین حدیث اور نیچری فکر کے لوگ قرآن کے نام پر قطعی الثبوت احادیث کے انکار کے گھناؤنے طرز عمل پر اتر آئے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو احادیث قطعیہ کو عقل کے ترازو پر تولنے اور پرکھنے پر آمادہ کرتے ہیں، بظاہر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم احادیث کو مانتے ہیں اور احادیث کا انکار نہیں کرتے، مگر ساتھ ہی یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ احادیث جو قرآن کے خلاف ہیں یا جن کو عقل تسلیم نہیں کرتی، ہم ان کا انکار کرتے ہیں بلکہ ہم ان کو کیسے مان سکتے ہیں؟ اپنے انکار احادیث اور احادیث سے بغض کا کبھی یوں بھی اظہار کرتے ہیں کہ دیکھئے احادیث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سو سال بعد مرتب کی گئی ہیں، ان پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ گویا وہ قطعی منصوصات کے مقابلہ میں اپنی عقل و فہم کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن بایں ہمہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے موقف کو سچا باور کرانے کے لئے کبھی حدیث کو، کبھی راویان حدیث کو، کبھی محدثین عظام کو اور کبھی علمائے امت کو ہدف تنقید بناتے ہیں۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
انٹرنیشنل

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۶ شمارہ:۴۷-۴۸ ۲۲تا۲۷/ذوالحجہ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۹تا۳۱/دسمبر ۲۰۰۷ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

انتخابات 2008ء......ہوشیار باش!	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
قربانی کے مسائل و فضائل	۶	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
دینی علوم کی فضیلت و عظمت	۹	مولانا سعید احمد جلال پوری
جان کے بدلے جان کی قربانی	۱۳	مولانا مفتی محمد حسن
حضرت مولانا ذر محمد میمن	۱۷	مولانا عبدالمومن میمن
قادیانیوں سے نفرت کے اسباب	۲۱	مرسلہ: قاضی احسان احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مولانا سعید احمد جلال پوری

اداریہ

انتخابات 2008ء

ہوشیار باش!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

۳/نومبر ۲۰۰۷ء سے ملک میں آئین معطل اور ایمرجنسی نافذ ہے، حزب اقتدار کی مخالف عدلیہ اور ججوں کی چھٹی ہو چکی، ان کی جگہ پی سی او کے تحت نئے ججوں اور عدلیہ کا چناؤ ہو چکا، نئی عدلیہ اور ججوں نے جناب پرویز مشرف کو ملک کا آئینی اور قانونی صدر قرار دے دیا، شوریدہ سر وکیل اپنی گرفتاریوں اور ضمانتوں کے چکر میں گھر چکے اور ان کی تحریک سست ہو چکی۔

جناب پرویز مشرف اگلی مدت کی صدارت کے لئے اسمبلی سے ووٹ حاصل کر چکے ہیں، آرمی چیف کے عہدہ سے سبکدوش اور وردی اتار چکے ہیں، تاہم وہ اس بار وعدہ کو نبھانے میں کامیاب ہو گئے، ورنہ اس سے قبل "سب سے پہلے پاکستان" اور "ملکی مفاد" کے پیش نظر انہیں وردی اور عہدۂ صدارت اپنے پاس رکھنا پڑتا رہا۔

ملکی و قومی اخبارات اور میڈیا کی اطلاعات کی روشنی میں انتخابات ۲۰۰۸ء کا اعلان کر دیا گیا اور اس کے شیڈول کے پیش نظر انتخابات میں حصہ لینے کے لئے جلاوطن راہ نما بھی واپس آچکے ہیں۔ حزب اقتدار و اختلاف کی چھوٹی بڑی تمام جماعتوں اور اتحادوں نے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے ہیں۔

تاحال اگرچہ پورے وثوق اور یقین سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے؟ کیونکہ کچھ لوگ اس پر زور دے رہے ہیں کہ پی سی او کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات کی کوئی حیثیت نہیں، کچھ کا کہنا ہے کہ اس صورت حال میں الیکشن نہیں، سلیکشن ہوں گے۔ اس لئے بعض حضرات کا اس پر زور دیے ہے ہیں کہ انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے تو دوسرے بعض کی رائے ہے کہ میدان خالی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

اس معاملہ میں کس فریق کا موقف درست ہے اور کس کا غلط؟ ہم اس فیصلہ کی پوزیشن میں نہیں ہیں، تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ چونکہ اس وقت آئین اور بنیادی حقوق معطل ہیں اور فریقین میں سے ہر ایک دوسرے کو چت کرنے کی دوڑ اور فکر میں لگا ہوا ہے اس لئے عین ممکن ہے کہ اسلام دشمن قوتیں اپنی مقصد براری کے لئے حزب اقتدار و اختلاف کو بلیک میل کریں اور ایسے افراد کو سامنے لانے کی کوشش کریں، جو ملک و ملت کے دشمن ہوں، اسی طرح عین ممکن ہے کہ اس افراتفری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے افراد، جو علاقائی اثر و رسوخ رکھتے ہوں یا وہ مالی اعتبار سے مستحکم ہوں مگر ان کا تعلق اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والی اسلام دشمن تحریک اور مرزا غلام احمد قادیانی جیسے اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی سے ہو، ان کو قومی و صوبائی اسمبلی کے لئے ٹکٹ دے دیا جائے......

جیسا کہ شنید ہے کہ پنجاب کے کچھ علاقوں میں ایسے ملک و ملت کے باغیوں کو بعض سیاسی جماعتوں کی جانب سے ٹکٹ دے دیئے گئے ہیں، خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو یہ ملک و ملت کی بدترین دشمنی اور دین و مذہب کے خلاف بدترین بغاوت ہوگی۔

قادیانی چاہے اوپر سے کتنا ہی اچھے اور خوشنما کیوں نہ ہوں، مگر اندر سے وہ کبھی بھی مسلمانوں اور پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

اس لئے سیاسی، مذہبی لیڈروں، پارٹی سربراہوں، عام مسلمانوں اور خصوصاً علماء کو اس طرف خصوصی توجہ دینے اور نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی علاقے کے مسلمانوں کی ٹکٹ اور مسلمانوں کے ووٹوں سے کوئی قادیانی منتخب ہو کر مسلمانوں کو مرتد بنانے کی گھناؤنی سازش کا ارتکاب کرے۔

خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو نہ صرف وہ پارٹی اور اس کے سربراہ کو قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا، بلکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اس کا حشر مسلمانوں کے بجائے قادیانیوں کے ساتھ ہو، اور اسے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیمپ کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے کیمپ میں نہ بھیج دیا جائے۔

اس لئے ملک بھر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے علاقہ کے نسبتاً نیک، صالح، شریف اور دین دار افراد کو نامزد کریں اور ان کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں، ایسے لوگ جو مسلمانوں کے مفادات، دین، مذہب، اسلام اور اسلامی شعائر کے مٹانے کے درپے ہوں یا وہ مسلمانوں کو مغرب کی جھولی میں ڈالنا چاہتے ہوں ان سے ہوشیار رہیں۔

بلاشبہ ووٹ ایک شہادت ہے اور جس شخص کو ووٹ دیا جا رہا ہے گویا ہم اس کے حق میں یہ شہادت دے رہے ہیں کہ یہ شخص سچا ہے، دین دار ہے، امانت دار ہے، مسلمان ہے اور مسلمانوں کے مفادات کا محافظ ہے۔ لہٰذا اگر کسی جھوٹے، مکار، بے دین، بے ایمان اور غیر مسلم کو ووٹ دیا گیا تو کل قیامت کے دن ہمیں اس کا حساب دینا ہوگا۔

ایسا نہ ہو کہ ہم ظالموں، چوروں، ڈاکوؤں، زانیوں، شرابیوں، ملحدوں اور زندیقوں کو ووٹ دے کر ان کے ظلم، چوری، ڈکیتی، زنا، شراب خوری، الحاد زندقہ کے گناہوں میں برابر کے حصہ دار بن جائیں اور ان کی بدعملیوں کا وبال مفت میں ہمارے سر آ جائے۔

اگر ہم نے کسی دین دار اور نیک صالح انسان کو منتخب کر کے ایوان بالا میں بھیجا تو اس کی تمام نیکیوں اور اچھے کاموں میں ہمارا حصہ ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی بدکردار کے لئے ہمارا ووٹ استعمال ہو گیا تو خاکم بدہن اس کی تمام بدکرداریوں میں ہم برابر کے شریک ہوں گے۔ ولا فعل اللہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ضروری اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۴۷، ۴۸ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔ ایجنسی ہولڈرز اور قارئین نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

قربانی ...... فضائل ومسائل

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

قربانی دین اسلام میں ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا، مگر بتوں کے ناموں پر قربانی کی جاتی تھی، اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں مختلف انداز اور رسم کے طور پر قربانی کی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اور صرف اپنے رب کے نام پر قربانی کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"فصل لربک وانحر." (الکوثر)

دوسری جگہ اس کو دوسرے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے:

"ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔" (الانعام:۱۶۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال تک مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا اور ہر سال قربانی کیا کرتے تھے، اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے، اس لئے جمہور علماء کے نزدیک قربانی کرنا واجب ہے۔

"والوجوب ھو قول ابی حنیفۃ و محمد و زفر والحسن واحدی الروایتین عن ابی یوسف" (ردالمحتار ص:۳۱۳، ج:۶)

"والبدن جعلنھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر۔" (الحج)

قربانی کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صاحب استطاعت پر ہر سال قربانی کرنا لازمی ہے، اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور یادگار ہے، جانور کی قربانی کے علاوہ یہ عبادت ادا نہیں کی جا سکتی، یعنی جانور کی جگہ اتنی قیمت کا صدقہ کرنا کفایت نہیں کرے گا، جیسے روزہ کی جگہ نفل نمازیں پڑھ کر روزہ کی عبادت ادا نہیں ہو سکتی، نماز روزہ کی جگہ صدقہ و خیرات خواہ کتنا ہی کیوں نہ ہو کفایت نہیں کر سکتا، بعینہ سنت ابراہیمی کو ادا کرنے کے لئے بھی جانور کو قربان کرنے کے علاوہ نقد رقم ادا نہیں کی جا سکتی۔

قربانی کس پر واجب ہے:

قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم پر واجب ہے، جس کی ملک میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو، یہ مال خواہ سونا، چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ، قربانی کے لئے سال کا گزرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

(شامی ص:۳۱۲، ج:۵)

☆......مسئلہ: جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اگر اتنا مال نہ ہو تو واجب نہیں۔

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۲، ج:۵)

☆......مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگی۔

"اما الذی یجب علی الفقیر دون الغنی فالمشتری للاضحیۃ اذا کان المشتری فقیراً بان اشتری فقیر شاۃ ینوی الضحیٰ بھا" (فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۱، ج:۵)

☆......مسئلہ: قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، بالغ اور مالدار اولاد اور بیوی کی طرف سے ادا کرنا درست نہیں، جب تک کہ ان سے اجازت نہ لی جائے، نابالغ مالدار اولاد کی طرف سے قربانی کرنا نفل ہوگی:

"ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاد الکبار وامرأتہ الا باذنہ وفی ولد الصغیر عن ابی حنیفۃ روایتان فی ظاہر الروایۃ تستحب ولا تجب۔"

(فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۳، ج:۵)

قربانی کے دن:

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے، دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ

کے غروب آفتاب تک قربانی کرنے کا وقت ہے، چاہے جس دن قربانی کرے، لیکن قربانی کرنے کا سب سے افضل دن عید کا دن ہے، پھر گیارویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ:

"وقت الاضحیة ثلثة ایام العاشر والحادی عشر، والثانی عشر اوّلها افضل واٰخرها ادونها۔" (فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۵، ج:۵)

☆...... مسئلہ: عیدالاضحیٰ کے طلوع فجر سے لے کر بارہویں تاریخ غروب آفتاب تک دن اور رات میں کسی بھی وقت قربانی کرنا جائز ہے، مگر رات کے وقت قربانی کرنا مکروہ ہے۔

"ویجوز فی نهارها ولیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر الی غروب الشمس من الیوم الثانی عشر الا انه یکره الذبح فی اللیل۔" (فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۵، ج:۵)

قربانی کے جانور:

بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس اور اونٹ کی قربانی کرنا جائز ہے اور کسی جانور کی قربانی جائز نہیں، اسی طرح خصی جانور کی قربانی درست ہے۔

"واما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر ویدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثی منه والخصی والفحل۔" (فتاویٰ ہندیہ ص:۲۹۷، ج:۵)

اجتماعی قربانی:

گائے اور بھینس، اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ کسی شخص کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو یا نیت صرف گوشت کھانے کی ہو تو کسی کی بھی قربانی قبول نہ ہوگی حصہ داروں میں سے۔

"والبقر والبعیر یجزئی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه الله تعالیٰ۔" (فتاویٰ ہندیہ ص:۳۰۴، ج:۵)

☆...... مسئلہ: بکرا، بھیڑ، دنبہ کی قربانی ایک ہی شخص کی طرف سے کفایت کرے گی، خواہ یہ جانور کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔

"یجب ان یعلم ان الشاة لا تجزئی الا عن واحد وان کانت عظیمة۔" (فتاویٰ ہندیہ ص:۳۰۴، ج:۵)

☆...... مسئلہ: اگر بڑے جانور (گائے، اونٹ وغیرہ) میں پانچ یا چھ حصہ دار شریک ہوں تو بھی قربانی درست ہے بشرطیکہ ہر ایک حصہ دار کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور اگر ایک جانور میں آٹھ حصہ دار شریک ہوں تو کسی کی بھی قربانی جائز نہ ہوگی۔

"ولو لاحدهم اقل من سبع لم یجز عن احد۔" (شرح تنویر ص:۳۱۵، ج:۶)

نوٹ: اجتماعی قربانی کے جانور میں سب حصہ داروں کی کمائی حلال ہونی چاہئے، اگر ایک حصہ دار نے بھی حرام رقم سے حصہ ڈال دیا تو تمام حصہ داروں کی قربانی ناجائز ہوجائے گی۔

☆...... مسئلہ: قربانی کا جانور (گائے وغیرہ) خریدتے وقت اگر کسی دوسرے کو بھی شریک کرنے کی نیت تھی کہ اگر کوئی اور شخص ساتھ شامل ہوگیا تو اس کو بھی شریک کرلیا جائے گا تو قربانی درست ہوگی اور شریک کرنا بھی درست ہے اور اگر صرف اکیلے ہی قربانی کرنے کی غرض سے جانور خریدا تو بعد میں شریک کرنا مناسب نہیں ہے، اگر جانور خریدنے والا غریب ہے تو شراکت درست نہ ہوگی اور اگر مال دار ہے کراہت کے ساتھ شراکت درست ہوگی۔

"ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها عن نفس لم اشترک فیها ستة معه جاز استحسانا ذالک یکره۔" (شرح الہدایہ ص:۳۲۳، ج:۴)

"فاما الفقیر فلا یجوز له ان یشرک فیها۔" (ردالمحتار ص:۳۰۹، ج:۵)

کن جانوروں کی قربانی درست نہیں:

بکری سال بھر سے کم ہو، بھینس یا گائے دو سال سے کم ہو اور اونٹ پانچ سال سے کم ہو تو ان کی قربانی درست نہیں۔ دنبہ یا بھیڑ اگر اتنا موٹا ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو اگر چہ اس کی عمر چھ ماہ ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

"واصح الجزع من الضان ان کان بحیث لو خلط بالثنایا لایمکن التمیز من بعد و صح الثنی فصاعداً من الثلاثة والثنی هو ابن خمس من الابل وحولین من البقر والجاموس وحول من الشاة والمعز۔" (شرح التنویر ص:۳۲۲، ج:۶)

☆...... مسئلہ: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو، کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو ان جانوروں کی قربانی درست نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ص:۲۹۷، ج:۵)

☆...... مسئلہ: جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں پر چلتا ہے، چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے، اور اگر چلتے وقت چوتھے پاؤں

سے سہارا لیتا ہے تو قربانی درست ہے۔ (تولہ والعرجاء)

"ای التی لایملکھا المشی رجلھا انما تمشی بثلاث قوائم۔"

(ردالمحتار ص:۳۲۳، ج:۶)

☆...... مسئلہ: دبلا اور مریل جانور جس کی ہڈیوں پر گودا نہ ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔ موٹے تازے جانور کی قربانی زیادہ درست ہے۔ العجفاء السمینة فلو مھزولة لم یجز.

(شامی ص:۳۲۳، ج:۶)

☆...... مسئلہ: جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا اکثریت دانتوں کی گرگئی ہو، اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

"والا بالھتماء التی لا اسنان لھا ویکفی بقاء والاکثر۔"

(شرح التنویر ص:۳۲۴، ج:۲)

☆...... مسئلہ: جس جانور کی پیدائشی سینگ نہ ہوں، اس کی قربانی درست ہے اور اگر جڑ سے سینگ ٹوٹ گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

(ردالمحتار ص:۳۲۴، ج:۶)

☆...... مسئلہ: قربانی کا جانور لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے البتہ اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہیں ہے، وہ اسی جانور کی قربانی کردے۔

"ولو اشتراھا سلیمة ثم تعیب بعیب مانع فعلیه اقامة غیرھا مقامھا ان کان فقیراً اجزأہ ذالک۔" (شرح التنویر ص:۳۲۵، ج:۶)

قربانی کا مسنون طریقہ:

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

"انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامته" پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"اللھم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم الصلوة والسلام۔"

(مشکوٰۃ ص:۱۲۸)

☆...... مسئلہ: اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اور اگر کسی اور سے ذبح کروایا جائے خود موجود ہونا بہتر ہے۔

"والافضل ان یذبح اضحیته بیدہ ان کان یحسن الذبح۔"

(فتاویٰ ہندیہ)

قربانی کا گوشت:

قربانی کا گوشت آپ کھائیے اور اپنے رشتہ داروں کو دیجئے، فقیروں اور محتاجوں کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے، خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے، لیکن تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

"ویاکل لحم الاضحیة ویوکل غنیا وندب ان لا ینقص التصدق عن الثلث۔"

(شرح التنویر ص:۳۲۸، ج:۶)

☆...... مسئلہ: اجتماعی قربانی کا گوشت انکل سے تقسیم نہ کیا جائے، بلکہ خوب تول تول کر تقسیم کریں تاکہ ہر شریک کو برابر برابر حصہ ملے ورنہ اگر کوئی حصہ زیادہ یا کم رہا تو سود ہو جائے گا اور گناہ ہوگا۔

"ویقسم اللحم وزناً لا جزافاً الا اذا ضم معه من الارکاع او الجلد۔" (شرح التنویر ص:۳۱۷، ج:۶)

قربانی کی کھال:

قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کردے یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کردے اور وہ رقم (قیمت) ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور قیمت میں وہی پیسے بعینہ خیرات کرنے چاہئیں جو پیسے ملے ہیں اور اگر وہ پیسے کسی اور کام میں خرچ کر ڈالے ہیں اور اتنے ہی پیسے اپنی طرف دے دیئے تو مکروہ ہے، مگر ادا ہو جائیں گے۔

☆...... مسئلہ: قربانی کی کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا اور کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں، خیرات ہی کرنا چاہئے۔

☆...... مسئلہ: قربانی کا گوشت یا کھال، چربی یا چھیچھڑے وغیرہ قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس الگ سے ادا کرے۔

"ولا یعطی اجرة الجزا منھا۔" (شرح التنویر ص:۳۲۸، ج:۶)

☆...... مسئلہ: قربانی کی رسی، جھول، وغیرہ سب چیزیں خیرات کردے۔

"ویتصدق بجلدھا و کذا بجلالھا وقلائدھا۔" (ردالمحتار)

نوٹ: قربانی کی کھالیں کسی دینی مدرسہ یا دینی ادارہ کے مستحق طلبا کو دینا دوہرا اجر وثواب رکھتا ہے۔ ایک تو کھال کا صدقہ کرنا دوسرے دین اسلام کی اعانت کرنا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ!

☆☆......☆☆

گزشتہ دنوں مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا مدظلہ نے اپنی بھانجی کے درجہ عالیہ کی تکمیل پر ان کی حوصلہ افزائی کی غرض سے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا، اس پُرمسرت موقع پر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری دامت برکاتہم نے علم دین کی فضیلت واہمیت پر پُرمغز بیان فرمایا، جسے نذر قارئین کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

دینی علوم کی فضیلت وعظمت

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جیسا کہ آپ حضرات نے اعلان سنا' ہمارے بھائی مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا مدظلہ کی بھانجی نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے تحت درجہ عالیہ یعنی دورۂ حدیث کا کورس پورا کیا ہے' والدین نے اس خوشی میں' اس کی حوصلہ افزائی' دوسری بچیوں اور ان کے والدین کی ترغیب کے لئے اس تقریب کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کی طرح ہم سب کی بچیوں کو دین اور دینی تعلیم سے آراستہ فرمائے اور دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اگر آدمی نہ جانتا ہو' تو بلاشبہ یہ اس میں نقص ہے' لیکن اگر جانتے ہوئے عمل نہ کرتا ہو' یہ دوہرا نقص ہے' آدمی جاہل ہو تو اس میں ایک گنا کمی ہے' لیکن اگر عالم ہوتے ہوئے بدعمل ہو' تو یہ دوہرا نقص ہے' اس لئے کہ جو عالم ہو اور جو جانتا ہو' اس کی مثال بینا اور دیکھنے والے کی سی ہے اور جو جانتے' بوجھتے اور دیکھتے بھالتے کے باوجود گڑھے میں گرتا ہے' اس سے بڑا کوئی بے وقوف نہیں' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء '' اللہ تعالیٰ سے صحیح معنی میں ڈرنے والے اللہ کے بندوں میں علماء ہیں۔

ہماری بیٹی جس نے علم حاصل کرلیا ہے' اب اس کو اس آیت مبارکہ کو پیش نظر رکھنا چاہئے' اب تک تو وہ نہیں جانتی تھی' اب وہ جانتی ہے کہ صحیح کیا ہے؟ غلط کیا ہے؟ جائز کیا ہے؟' ناجائز کیا ہے؟ حلال کیا ہے؟ حرام کیا ہے؟ اس لئے اب تک تو وہ طالبہ تھی' اس پر اپنی ذات کی حد تک کی ذمہ داری تھی' اب وہ عالمہ بن گئی ہے' اب اس پر اس کی اپنی ذات کے علاوہ اپنے خاندان اور متعلقین کی ذمہ داری بھی ہے' لہٰذا اس نے جو کچھ پڑھا ہے اس کو دوسروں تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی اس پر عائد ہوتی ہے۔

بلاشبہ جو لوگ قرآن وسنت کا علم حاصل کرلیتے ہیں' وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے جانشین ہیں' جیسا کہ حدیث میں ہے: ''العلماء ورثۃ الانبیاء...... ''علماء انبیاء کے وارث ہیں......جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی ذات اور اپنے خاندان کا خیال نہیں رکھا' بلکہ آپ پوری انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنے' ایسے ہی جو ان کے نام لیوا ہیں' یا ان کے جانشین کہلاتے ہیں' ان کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی اس نعمت کو اپنے آپ تک محدود نہ رکھیں' بلکہ اس کو انسانیت تک پہنچائیں اور اس کو مزید پھیلائیں۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی میراث یہی علم' یہی تعلیم اور یہی تبلیغ تھی اور رہے گی' اس لئے میں اپنی بہنوں اور بھائیوں سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے' وہ اس میں بخل نہ کریں' وہ اس نعمت کو بڑھائیں۔

علم استعمال کرنے سے بڑھتا ہے' جبکہ دوسری جتنا چیزیں ہیں' انہیں اگر استعمال کیا جائے تو ان میں کمی آتی ہے' مگر علم کے استعمال کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی' اسی طرح اخلاق کے استعمال کرنے سے بھی اخلاق میں کمی نہیں آتی' اس لئے یہ علم تقسیم کرنے کی چیز ہے' اس کو تقسیم کرو' والدین کا بھی فرض ہے کہ اس بچی کے لئے ایسا نظم بنائیں کہ یہ پڑھتی پڑھاتی رہے' یا کم از کم اس نے جو علم حاصل کیا ہے' اس سے دوسروں کو نفع پہنچائے۔

دیکھا جائے تو ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ میرا نام بڑا ہو' میرا کام بڑا ہو' اور میرے بچے کامیاب ہوجائیں اور میں کامیاب ہوجاؤں' جتنا دنیا میں بھاگ دوڑ ہے' یہ ساری اسی مقصد کے پیش نظر ہے' کوئی اپنے بچوں کو اسکول پڑھاتا ہے یا پڑھا رہا ہے'

اس لئے۔ کوئی محنت اور مزدوری کررہا ہے تو اسی لئے کوئی صدقہ خیرات کررہا ہے تو اسی لئے کہ نام بن جائے' کام بن جائے اور معیار بن جائے۔

پھر ایک معیار دنیا والوں کا ہے اور ایک معیار اللہ تعالیٰ کا ہے' دنیا والوں کا معیار تو یہ ہے کہ نوکری اچھی ہو' گھر اچھا ہو' عہدہ اچھا ہو' گاڑی اچھی ہو' وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک معیار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہے' وہ یہ ہے کہ اللہ کی رضا حاصل ہوجائے' کیونکہ دنیا تو جس طرح بھی گزرے گی' ضرورت اس بات کی ہے کہ آخرت اچھی ہوجائے' قبر اچھی ہوجائے' آدمی جہنم سے بچ جائے' جنت کا مستحق بن جائے' اسی لئے اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تین طرح کے لوگوں کا ذکر ہے:

ایک وہ لوگ ہیں جو اقتدار پرست ہیں' جس طرح فرعون' ہامان' نمرود اور شداد وغیرہ۔

ایک وہ ہیں جو شاہ پرست ہیں' یعنی جن کا ذوق یہ ہے کہ "چلو ادھر کو ہوا ہو جدھر کی"' گویا ایسے لوگ بینگن کے نہیں' بادشاہ کے ملازم ہیں' بادشاہ نے کہا یہ چیز ٹھیک ہے تو انہوں نے بھی کہا' بالکل ٹھیک' ارباب اقتدار نے کہا یہ غلط ہے تو انہوں نے کہا بالکل غلط۔ یہ بادشاہ پرست ہیں' ان کو اگر ہوا پرست کہیں تو بھی ٹھیک ہے' اقتدار پرست کہیں تو بھی ٹھیک ہے' کسی طریقے سے بھی اقتدار ملنا چاہئے' چاہے اس کے لئے نعوذ باللہ! کفر ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ آئے دن پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں' جس طرف کو بادشاہی' وہی ہماری پارٹی' اگر ایک بادشاہ کہتا تھا کہ حدود آرڈی نینس صحیح ہے تو ہم نے کہا صحیح ہے' ایک نے کہا غلط ہے' تو ہم نے کہا غلط' موٹی سی بات ہے کہ بادشاہ راضی رہنا چاہئے' اور بس! حق کیا ہے؟ سچ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ یہ جاننے کی انہیں ضرورت ہی نہیں۔ یہی لوگ ہوا پرست اور خواہش پرست ہیں۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو کئی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں' ان میں سے ایک عقل ہے' ایک خواہش ہے' جس کو ہوا کہتے ہیں اور ایک غصہ بھی ہے' فرمایا: یہ ہوا اور خواہش اندھی ہے' اس کو کچھ نظر نہیں آتا کہ نفع کیا ہے؟ اور نقصان کیا ہے؟ بس جی چاہتا ہے' ایسا ہونا چاہئے' اس کی مثال "حاطب اللیل" کی سی ہے' یعنی اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو رات کو لکڑیاں چنتا ہے' رات کو لکڑیاں چننے والے کو جو چیز لکڑی کی طرح محسوس ہوگی' وہ اسے اٹھالے گا' چاہے وہ لوہا ہو' لکڑی ہو' وہ پلاسٹک ہو اور چاہے وہ سردی کی وجہ سے ٹھٹھرا ہوا اور اکڑا ہوا سانپ ہی کیوں نہ ہو' وہ اسے اٹھالے گا۔ کیونکہ اس کو بس لکڑیاں جمع کرنے کی حرص ہے اور اس کو نظر کچھ نہیں آرہا' کیونکہ خواہش اندھی ہے' اور اندھے کو کچھ نہیں نظر آتا۔

عقل کی مثال آنکھوں کی سی ہے' گویا اللہ تعالیٰ نے عقل کے ذریعے خواہش کو آنکھیں عطا فرمائی ہیں' یعنی جس طرح کسی نے رات کو لکڑیاں جمع کیں' یا جن چیزوں کو لکڑیاں سمجھ کے لایا' اور یہ سمجھا کہ انہیں جلاؤں گا' اور وہ لکڑیوں کا پورا گٹھڑ بنا کے لایا' مگر جیسے ہی صبح ہوئی اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں تو بہت سارے سریئے بھی آگئے' بہت سارے پلاسٹک کے راڈ بھی آگئے اور ارے! ایک دو سانپ بھی رکھے ہوئے ہیں' جو اکڑے ہوئے تھے' اس لئے جلدی جلدی پیچھے ہٹ گیا' ڈر گیا' ارے! رات کو یہ سانپ مجھے کاٹ لیتا' الغرض خواہش کی آنکھیں نہیں ہیں' خواہش اندھی ہے' اللہ تعالیٰ نے انسان میں خواہش بھی رکھی ہے' اس کے ساتھ عقل بھی رکھی ہے' اور اس کی مثال آنکھوں کی ہے' مگر جس طرح آنکھیں بھٹک جاتی ہیں' اسی طرح عقل بھی بھٹک جاتی ہے' گویا جب عقل کے گھوڑے پر چڑھ کر آدمی سفر کرتا ہے' اور عقل کا یہ منہ زور گھوڑا دوڑے تو دہریت بھی اسی سے آتی ہے' عقلیت پسندی بھی اسی سے آتی ہے اور فتنہ پروری بھی اسی سے آتی ہے' چنانچہ مسیلمہ کذاب نے اسی عقل پرستی سے نبوت کا دعویٰ کیا تھا' اسود عنسی نے اسی عقل کے زور پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا' طلیحہ نے اسی کے بل بوتے پر یہ نالائقی کی تھی' مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی کے زور پر یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا' غلام احمد پرویز نے اسی عقلیت کو ترجیح دی تھی تو وہ منکر حدیث بنا تھا' یہ عقل بے شک آنکھیں ہیں' لیکن اگر اس عقل کے گھوڑے کو کوئی سنبھالنے والا نہ ہو تو پھر یہ سب کچھ کو روند دیتا ہے' گویا انسان کے پاس خواہش ہے' مگر وہ اندھی ہے' اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے عقل عطا فرمائی' لیکن وہ منہ زور گھوڑا ہے' یعنی عقل دیکھتی تو ہے' لیکن وہ منہ زور گھوڑے کی طرح ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم عطا فرمایا ہے' یہ چابک ہے' گویا یہ علم اس گھوڑے کو درست رکھنے کا چابک ہے' تو یہ جو عقلیت پرست ہیں' ان کے پاس علم نہیں ہوتا...... پھر علم دو طرح کا ہے:

ایک علم وہ ہے جو خودرو ہے' یعنی خودرو گھاس کی طرح...... آپ حضرات جانتے ہیں کہ خودرو گھاس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی' اگر بارش ہوگئی' تو یہ پیدا ہوگئی' ہریالی ہوگئی' ایک وقت تک زمین میں نمی رہی' گھاس ہری بھری رہی' زمین کی نمی ختم ہوگئی' تو وہ ختم ہوگئی' لیکن اگر کسی نے کوئی چیز کاشت کی ہو' چاہے وہ گھاس ہی کیوں نہ ہو' چاہے وہ پودا ہی کیوں نہ ہو' کسی نے اس کو کاشت کیا ہے تو کاشت کار اس کی دیکھ بھال کرتا ہے' اسے سوکھنے نہیں دیتا' بکریوں کو اس میں نہیں جانے دیتا' بچوں کو اس ہریالی میں جانے نہیں دیتا' بلکہ یہ کہتا ہے کہ: نہیں' میں نے اس پر محنت کی ہے' میں نے اسے اگایا ہے' اس کو ضائع نہیں کرنا'

لہٰذا جو علم خودرو ہے اس کی مثال اس خودرو گھاس کی سی ہے، جو ایک دم خود بخود پیدا ہوئی، اس میں کچھ چمک آئی اور رونق آئی لیکن کچھ ہی عرصے بعد خود ہی سوکھ جائے گی۔ علماء نے عجیب بات لکھی ہے کہ جو علم خودرو ہے چاہے وہ کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو، ہر لمحے اس کے بارہ میں دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کسی وقت بھی وہ گمراہ کر سکتا ہے اس لئے کہ اس کی لگام کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے، اس لئے کہ وہ خودرو ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کے ملفوظات میں ہے کہ: ''ایک آدمی مستند حکیم ہے، اگر اس نے کسی کا علاج کیا، اور مریض ٹھیک ہوگیا، سبحان اللہ! اگر ٹھیک نہیں ہوا اور مر گیا، تب بھی اس پر کوئی الزام نہیں، لیکن ایک آدمی عطائی ہے، طب کا فن نہیں جانتا، اگر اس نے کسی کو نسخہ بتایا اور اس کے نسخہ کی بنا پر مریض ٹھیک بھی ہو جائے، جب بھی یہ مجرم ہے اور اگر وہ مریض مر گیا، تب تو اس کی دوہری گردن ناپی جائے گی۔''

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے جب مریض ٹھیک ہوگیا، پھر نسخہ بتلانے والا کیوں مجرم ہے؟ اس لئے کہ وہ اس منصب کا اہل نہیں تھا، اس کو کیا حق پہنچتا ہے کہ دکان سجا کر بیٹھے، اسی طرح آپ دیکھیں گے بہت سارے لوگ آج کل عالم بنے پھرتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں، ٹی وی میں آتے ہیں، لیکچر دیتے ہیں، یہ سب عطائی ہیں، ایک صاحب میرے عزیز اور میرے ہم زلف ہیں، ابھی انگلینڈ سے آئے تھے۔ کہنے لگے: ارے صاحب مولانا: وہ ایک ہیں، ذاکر نائک صاحب، کیا بولتے ہیں! کیا علم ہے ان کا!! میں نے کہا: جی ہاں، بولتے ہیں، خوب بولتے ہیں، مگر ان کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کسی گاڑی کے انجن کو اسٹارٹ کرے اور گیئر میں ڈال کر گاڑی کو روڈ پر چڑھا دے اور خود ہٹ جائے، اس سے گاڑی چل تو پڑے گی اور خوب چلے گی، لیکن کب تک؟ جب تک آگے موڑ نہیں آیا یا سامنے سے کوئی گاڑی نہیں آئی، جیسے ہی آگے کوئی گاڑی آئی یا موڑ آگیا، دھم سے گرے گی، جتنی سواریاں بیٹھی ہوں گی سب تباہ، گاڑی بھی گئی اور سواریاں بھی مر گئیں، میں نے کہا: یہ وہ انجن ہیں، یہ وہ گاڑیاں ہیں جن کے کوئی ڈرائیور نہیں ہیں، اس کے علاوہ جس گاڑی کا ڈرائیور ہو، چاہے وہ بڈھی کیوں نہ ہو، اگر ماہر چلانے والا ہو، چاہے اس کے انجر پنجر ڈھیلے ہی کیوں نہ ہوں، وہ آہستہ آہستہ منزل تک انشاء اللہ! پہنچ جائے گی۔

ہاں تو میں کہاں سے کہاں نکل گیا، میں یہ عرض کر رہا تھا، یہ علم چابک ہے کس کا؟ عقل کے اس منہ زور گھوڑے کا، اس کے ذریعے اس منہ زور گھوڑے کو سیدھا رکھا جا سکتا ہے، مزید یہ کہ میں کہہ رہا تھا کہ یہ عقلیت پرست اور ہوا پرست جتنا ہیں، ان کو کچھ نہیں نظر آتا، ایک ہوس ہے کہ بس دنیا آجائے، یا جو مقصد سامنے ہو، وہ پورا ہو جائے، تو یہ جو شاہ پرست، اقتدار پرست، ہوا پرست ہیں، ان کو کچھ نظر نہیں آتا، جس طرح تانگے کے گھوڑے کی آنکھوں کے دائیں بائیں چمڑے کے دو ٹکڑے لگے ہوتے ہیں...... کیا کہتے ہیں اس کو مجھے تو نام بھی نہیں آتا...... ان کی وجہ سے وہ صرف سامنے ہی دیکھتا ہے، اسی طرح ہوا پرستوں کا زاویہ نگاہ، ان کے سامنے کے مفادات ہوتے ہیں، وہ دائیں بائیں کچھ نہیں دیکھتے۔

بہر حال قرآن کریم میں تین طرح کے لوگوں کے احوال بیان کئے گئے ہیں، مجموعی اعتبار سے اقتدار پرستوں کے، بادشاہ پرستوں کے اور ہوا پرستوں کے آپ دیکھیں گے...... تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں...... ان میں سے ہر ایک کے ساتھ آیا ہے: ''اولئک ھم الخاسرون''...... کہ یہ نقصان میں ہیں، یہ ناکام ہیں...... اس کے علاوہ ایک ہیں خدا پرست اور آخرت پرست ان کے بارہ میں آیا ہے: ''اولئک ھم الفائزون''...... یہی لوگ کامیاب ہیں...... کیونکہ ان کے پاس علم ہے، ان کے پاس عقل ہے، لیکن ان کی عقل علم کے تابع ہے، یہ کہتے ہیں کہ میری عقل کی کوئی حیثیت نہیں، بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ اللہ کا حکم کیا ہے؟

چنانچہ عقل پرست تو عقل کے زور پر کہے گا کہ جس چیز کو اللہ نے مارا ہے، یعنی وہ خود بخود مر گئی ہے، اس کو تم نہیں کھاتے؟ اور جس کو تم نے مارا ہے اور اس کو تم نے ذبح کیا ہے اس کو کیوں کھاتے ہو؟ لیکن خدا پرست کہے گا: نہیں، میرے اللہ نے یہ فرمایا ہے، مجھے سمجھ میں آتی ہے یا نہیں آتی، اس کی پرواہ نہیں۔ مثلاً پاؤں پر موزے پہنے ہوئے ہوں، ہم اس کو دھوتے نہیں ہیں، اس کے اوپر سے مسح کر لیتے ہیں، عقل کے پیچھے چلنا چاہیں تو وہ جگہ اور وہ حصہ جو زمین پر لگتا ہے، اس پر مسح کرنا چاہئے تھا، لیکن نہیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موزوں کے اوپر سے مسح کرو، لہٰذا ہم بھی اوپر سے مسح کریں گے، عقل تو بس یہاں شریعت کی قربان گاہ پر ذبح ہوگئی اور جن لوگوں نے عقل کو شریعت کی قربان گاہ پر ذبح نہیں کیا، وہ مرتد ہوگئے، وہ مرزا غلام احمد قادیانی بنے، وہ پرویزی بنے، وہ منکر حدیث بنے، وہ جھوٹے مدعیان نبوت کے پیچھے چلے گئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل عطا فرمائے اور عقل کے ساتھ علم بھی عطا فرمائے، پھر علم کون سا؟ خودرو علم نہیں، بلکہ وہ علم جو کسی نے عطا فرمایا ہو، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا علم خودرو نہیں ہوتا، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا علم خودرو نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست تعلیم دی تھی اور آج جو ہماری درسگاہوں کا سلسلہ ہے، یہ درس گاہ کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ملتا ہے۔

میں اپنے دوستوں سے عرض کیا کرتا ہوں،

قرآن کریم میں ہے: ''الم ذلک الکتاب لاریب فیہ'' اس میں الف' لام' میم' تین حروف ہیں' حروف مقطعات ہیں' مگر ان کو الگ الگ پڑھتے ہیں' لیکن سورۂ فیل کے شروع میں بھی یہی تین حرف ہیں' الف بھی ہے' لام بھی ہے' میم بھی ہے' مگر وہاں ملا کر پڑھتے ہیں' اب یہاں اگر عقل کی بات مانی جائے تو عقل کہے گی صاحب یہاں سورۂ بقرہ میں وہی تین حروف ہیں' ان کو تو الگ الگ کرکے پڑھتے ہو؟ اور یہاں سورۂ فیل کے شروع میں وہی تین حروف ہیں' مگر ان کو ملا کر پڑھتے ہو' آخر کیوں؟ اس کی فلاسفی کیا ہے؟

ہمارے حضرت مولانا بدیع الزمانؒ ایسی باتوں کو اس طرح فرمایا کرتے تھے کہ بھائی! اس کی فلاسفی بتاؤ' بتاؤ اس کی فلاسفی کیا ہے؟ جس کے پاس دین وشریعت کا علم ہوگا وہ یہ کہے گا بھائی! ہم اس کی فلاسفی تو نہیں جانتے' البتہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمیں استاذ صاحب نے اسی طرح پڑھایا ہے' اگر وہ کہے کہ تم اپنے استاذ سے پوچھو وہ کیوں ایسا پڑھتے تھے' ہم نے استاذ صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ: مجھے میرے استاذ نے اسی طرح پڑھایا ہے' بھائی وہ اس طرح کیوں پڑھتے ہیں؟ وہ کہتا ہے میرے استاذ نے اسی طرح پڑھایا' خیر یہ سلسلہ چلتا چلتا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تک پہنچ گیا' حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک پہنچ گیا' اور وہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا' جناب صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں' ہم سے لوگ پوچھتے ہیں' تم اس طرح کیوں پڑھتے ہو؟ تو ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا: بھائی جبرئیل علیہ السلام نے ہمیں اس طرح پڑھایا تھا' اب جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: کیوں بھائی! انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا تھا' گویا ہمارا یہ سلسلہ پکا ہے' دیکھو آج اس پندرھویں صدی کا حافظ قرآن یا ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والا اپنے اس تلاوت کے انداز کو گویا اللہ تک پہنچا سکتا ہے' ہمارا علم خودرو نہیں' بلکہ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔

بھلا ایسا باغ' جس کا مالک موجود ہو اور اس نے ایک مالی بھی رکھا ہو' باغ کی دیکھ بھال کے لئے' خرچ بھی کر رہا ہو' پرانے پرانے درخت اکھڑوا کر نئے نئے درخت لگوا کر روزانہ اس کو دیکھتا ہو اور کہتا ہو کہ: بھائی! یہاں یوں اور اس طرح کرو' بھلا ایسا باغ جس کا مالک موجود ہو اور ہر اعتبار سے اس کی دیکھ بھال کرتا ہو' اس میں نئے نئے پودے لگاتا رہتا ہو' بتاؤ! بھلا وہ باغ کبھی مرجھا سکتا ہے؟ بلاشبہ ایسا باغ ہمیشہ ہرا بھرا رہے گا' ٹھیک اسی طرح علم دین کے اس باغ کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہمارا باغ قیامت تک رہے گا کیونکہ ''لایزال اللہ'' ہمیشہ اللہ تعالیٰ یوں ہی کرتے رہیں گے کہ: ''یغرس فی ھذا الدین غرسا'' اس دین کے لئے اللہ میاں پودے لگاتے رہیں گے' یہ وہ اللہ کا وعدہ ہے' جس پر چودہ صدیاں گزر گئیں۔

بظاہر ان مدارس کے پیچھے اور قرآن وسنت کے تعلیمی اداروں کے پیچھے کوئی حکومت نہیں اور دیکھا جائے تو بظاہر دینی تعلیم کے حاصل کرنے والوں کا کوئی مستقبل بھی نہیں' بلکہ دنیا والوں کے بقول ان کا مستقبل تاریک ہے' اسی لئے تو لوگ کہتے ہیں' اگر ملا بنادیا تو کہاں سے کھائے گا؟ لیکن بایں ہمہ آپ دیکھیں' یہ روز بروز ترقی پر ہیں' چنانچہ میں تو حیران ہوا کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن میں اس سال دورۂ حدیث کے لئے صرف ایک سو میں داخلے کرنے تھے' مگر اس کے لئے ایک ہزار درخواستیں آئیں' کیا بات ہے؟ جبکہ درجہ اولیٰ اور دورۂ حدیث کے علاوہ کسی درجہ میں داخلہ نہیں کھولا گیا' آخر کیا بات ہے؟ یہ کون سی قوت ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے کہ تم پڑھو' یہ وعدہ الٰہی کی قوت ہے' اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کی ذمہ داریاں لگائی ہوتی ہیں' یہ جو مختلف جگہوں پر چھوٹے چھوٹے خاندان ہوتے ہیں اور جن میں شادیاں ہوتی ہیں' یہ دراصل نرسریاں ہیں' ان میں ایک بچہ پیدا ہوا' دو بچے پیدا ہوئے' یہ اللہ نے نرسریاں لگوادیں' اور ان نرسریوں میں سے اللہ کو جو پودا پسند آئے گا' اٹھا کر لے جائیں گے' بنوری ٹاؤن کے باغ میں' دارالعلوم کے باغ میں' جامعہ فاروقیہ کے باغ میں' اقراء والے باغ میں لے جائیں گے' فلانے باغ میں لے جائیں گے' بھائی یہ پودا ہمیں اچھا لگ رہا ہے' یہ ہمیں دیدو' ہماری یہ بچی بھی اللہ کو پسند آگئی' اللہ نے فرمایا: ہمارے اس باغ کا یہ بھی حصہ بن جائے' تو یہ باغ کبھی بھی مرجھا نہیں سکتا' ہمیشہ ہرا بھرا رہے گا' کیونکہ اس کا مالک موجود ہے۔

یاد رکھو! باغ کا مالک اسی کو مالی رکھتا ہے جو اس فن کو جانتا ہو' اور اس کو مالک کے ساتھ خیرخواہی بھی ہو' مالک تنخواہ دیتا ہے تو کام بھی لیتا ہے' اور اگر کوئی مالی مالک کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہے تو کتنا دن جھونکے گا' آخر نکال دیا جائے گا' کیونکہ باغ کا ایک ایک پودا مالک کی آنکھ کے سامنے ہوتا ہے' یہ پھل ٹھیک دے رہا ہے؟ اس کو کیڑا لگا ہوا ہے' بھائی یہ مرجھا رہا ہے' ذرا اس کو دیکھو اور اس کا خیال رکھو اور یہ دیکھو کہ یہ جھاڑ جھنکار ہو گیا' اس کو نکال دو' اس کی ضرورت نہیں ہے' یہ فائدہ نہیں دے رہا' تو جو لوگ علم کے نام سے اس دائرہ علم میں یا اس باغیچہ علم میں' علم کے نام سے جہالت پھیلائیں گے' اللہ تعالیٰ انہیں نکلوادیں گے۔ اللہ میاں کو یہ جھاڑ جھنکار نہیں چاہئے' میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دیکھو جن لوگوں کا علم خودرو نہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کی آبیاری کی ہے' اور آبیاری کروائی ہے' کن سے؟ اساتذہ سے۔ علم' وراثت نبوت ہے' انبیاء کرام علیہم السلام کا جو علم ہے وہ خودرو نہیں ہے' ان کے شاگردوں کا جو علم ہے وہ خودرو نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ وہ علم آج تک باقی ہے' اس راہ سے جنہوں نے علم حاصل کیا' نہ

وہ ختم ہوں گے نہ ان کا علم ختم ہوگا' تو میں عرض کر رہا تھا کہ قرآن کریم میں چار قسم کے لوگوں کا ذکر ہے پہلے تو میں نے تین کہا' اس کو چار بھی کہہ سکتے ہیں' چار قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے' اقتدار پرست' شاہ پرست' ہوا پرست' اور ایک ہیں خدا پرست' یا ان کو آخرت پرست بھی کہہ سکتے ہیں' بقا انہی کو ہے' کامیابی انہی کو ملے گی جو خدا پرست ہیں اور آخرت پرست ہیں اس کے مقابلہ میں وہ ناکامی کا منہ دیکھیں گے جو اقتدار پرست ہیں' بادشاہ پرست ہیں یا خواہش پرست ہیں' چنانچہ آپ دیکھیں' تاریخ عالم کا مطالعہ کریں' بڑے سے بڑا بادشاہ باقی نہیں' فرعون سے بڑا تو کوئی بادشاہ نہیں تھا' بس! ایک لمحہ میں غرق ہوگیا اور جب موت کا کوڑا برسا تو کہنے لگا: "آمنت برب موسیٰ و ھارون" ایک لمحہ میں گیا' اسی طرح آپ دیکھ لیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ کرسی کے ساتھ چمٹے رہیں گے تو جس طرح کرسی مضبوط ہوگی ہم بھی مضبوط رہیں گے۔ ارے کرسی والے نہ رہے تو تم کہاں رہو گے' تم بھی جاؤ گے' وہ بھی گئے' رہے خواہش پرست' ان کی آنکھوں کا فوکس صرف خواہشات پر تھا اور جن ذرائع سے وہ اپنی خواہشات پوری کر رہے تھے وہ ذرائع نہ رہے تو ان کی خواہشات کہاں رہیں گی؟

باقی رہنے والی ایک ہی ذات ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" ایک ہی ذات باقی ہے اور اسی کا نام باقی' اسی کا کام باقی ہے اور وہ قیامت تک رہے گا' لہٰذا جو لوگ اس کے ساتھ جڑ گئے امر ہو جائیں گے اور باقی رہیں گے' اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اولادوں اور نسلوں کو اس کے ساتھ جوڑ دے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولانا قاری اسجد مدنیؒ حیات و خدمات

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

نواب شاہ سندھ کے ریلوے اسٹیشن کے قریب جامع مسجد کبیر ہے' جہاں مولانا دوست محمد خطیب ہوتے تھے' موصوف دین حق کے شیدائی' اکابرین کے فدائی تھے' چند سال قبل ان کا انتقال ہوا' تو ان کی جگہ ان کے منجھلے صاحبزادے قاری اسجد مدنی جامع مسجد کبیر کے خطیب مقرر ہوئے۔ موصوف سینے میں دردمند دل رکھتے تھے اور عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین میں سے جب بھی کوئی مقامی یا مرکزی مبلغ نواب شاہ گیا' میزبانی کا اعزاز انہیں نصیب ہوا۔ بندہ کو جب بھی نواب شاہ جانا ہوا' تو رہائش ان کی مسجد کا حجرہ بنا' اور خورد و نوش کا انتظام بھی رضا کارانہ اپنے ذمہ لیتے۔ جون ۲۰۰۷ء میں برادر عزیز مولانا فیاض مدنی سلمہ مبلغ سندھ نے ایک ہفتہ کے پروگرام رکھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں دنوں بلوچستان کی کانفرنسیں بھی آگئیں تو حضرت ناظم اعلیٰ (مولانا عزیز الرحمن جالندھری) نے ایک ہفتہ کے بجائے چار دن کر دیئے اور نواب شاہ شہر و ضلع میں چار دن کے بجائے دو دن تو موصوف نے شہر کی مساجد و مدارس میں پروگرام ترتیب دیئے اور تمام پروگراموں میں شرکت سعادت سمجھ کر کی۔ ہمارے مولانا فیاض مدنی کو آم بہت پسند ہیں تو ہر ناشتہ اور کھانے کے ساتھ آموں کا خصوصیت کے ساتھ انتظام کیا۔ جامع مسجد چونکہ مارکیٹ اور اسٹیشن کی مسجد ہے' اس لئے صبح کی نماز میں نمازی بہت کم ہوتے ہیں' جبکہ ظہر و عصر میں زیادہ تو قاری اسجد مدنی نے ظہر کی نماز کے بعد بیان رکھا' اور اس کا خوب اعلان و تشہیر کی۔

ماہ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ میں پنجاب کے مدارس میں بڑے بڑے جلسے ہوئے ہیں' موصوف کا آبائی علاقہ تونسہ شریف ہے' تو کسی جلسہ کے بہانے اپنے علاقہ میں تشریف لاتے اور رائیونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں شرکت کو ضروری سمجھتے اور واپسی پر آبائی علاقہ کا چکر لگا کر جاتے اور کچھ دیر کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں حاضری ایمان کا حصہ سمجھتے' چنانچہ کئی سال سے بندہ سے ان کی ملاقات رائیونڈ کے اجتماع کے بعد ملتان دفتر میں ہوئی' امسال جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ خانپور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ملتان بھی تشریف لائے اور کافی دیر مجلس گرم رہی اور یہ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ برادر عزیز مولانا محمد فیاض مدنی نے فون پر اطلاع دی کہ مولانا قاری اسجد مدنی عین افطاری کے وقت ۱۱/رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بروز پیر اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر اچانک سن کر گزشتہ تیس سال پر محیط دوستانہ تعلقات کی ریل دل و دماغ میں گردش کرنے لگی' نیز مولانا فیاض مدنی نے بتلایا کہ دل کا دورہ اتنا شدید تھا کہ علاج و معالجہ کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ انہوں نے سوگواروں میں تین بیٹے' دو بیٹیاں' دو بیوگان چھوڑیں' ان کی رحلت سے نواب شاہ کے مسلمان اور جماعتی رفقاء ایک منجھے ہوئے عالم دین' اصلاحی بیان کرنے والے خطیب' ختم نبوت کے ایک مجاہد کے وجود سے محروم ہوگئے' دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی خدمت کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

☆☆......☆☆

جان کے بدلے جان کی قربانی

حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ

اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ قربانی ضروری ہے، مگر باوجود استطاعت کے اس کو نہ کرتا ہوتو اس شخص کی نجات ہوجائے گی، مگر جو شخص ایسا ہو کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ قربانی اسراف مال ہے اور بیکار فعل ہے پھر اگر چہ اس عقیدہ کے ساتھ وہ قربانی ہمیشہ کرتا رہے مگر اس خرابی عقیدہ کی بنا پر ابدل الآباد تک جہنم میں رہے گا، تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ قربانی ہر غنی پر واجب اور ضروری ہے، ورنہ دائرہ اسلام میں رہنا ناممکن ہے اور یہ زہر ایسا پھیلا ہے کہ میرے پاس باہر سے بھی خطوط آتے رہتے ہیں۔

یہ الفاظ کہ ”قربانی“ بھی ایک رسم بدچل پڑی ہے، جس طرح تراویح مسلمانوں میں ایک رسم بد چل پڑی، کفر کے الفاظ ہیں۔ تو غرض عمل و عقیدہ میں بڑا فرق ہے، عمل کو ترک کردینے سے نجات کی امید ہے، مگر عقیدہ ترک کردینے سے نجات ہی نہ ہوگی۔

جب عقائد اسلام پر حملہ ہوتو ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو وہ اسلام کی مدد کرے اور حقیقت میں یہ اسلام کی مدد نہ ہوگی، بلکہ خود اپنی مدد ہوگی، اپنی جان کی مدد ہوگی، اپنی آخرت کی مدد ہوگی۔

ہم پر جو قربانی فرض کردی گئی وہ اسی نسبت ابراہیمی کو زندہ کرنے کے لئے جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”سنة ابیکم ابراھیم“ تو چونکہ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی میں گوشت مقصود نہ تھا، بلکہ جان دینا تھا، اسی لئے ہمارے لئے بھی حکم ہے کہ قربانی کی جان دینا مقصود ہے جو اصل میں بدل ہے اپنی جان کا، یہی وجہ ہے کہ فقہاء لکھتے چلے جاتے ہیں کہ اگر کسی نے قربانی کا سارا گوشت خود ہی رکھ لیا اور اس کی کھال بھی اپنے ہی استعمال میں لے آیا تب بھی قربانی ہوگئی، دوسرے صدقات تو مال کو ملک سے نکالنا مقصود ہے لیکن اس جگہ مال تو ملک میں رہتا ہے تو جب گوشت بھی اسی کی ملک رہا اور کھال وغیرہ بھی اسی کی ملک میں رہی، تو آخر اس کے پاس سے کیا چیز نکل گئی، جس کا ثواب ملا؟ تو ظاہر ہے کہ صرف قربانی کی جان نکلی ہے اور یہی مقصود ہے قربانی کا اس لئے اس کو دوسرے صدقات پر قیاس کرکے یہ کہنا کہ اتنا گوشت ضائع ہورہا ہے، حماقت ہے کیا جس مال کے خرچ کرنے سے اللہ مل جائیں وہ مال ضائع ہوگا؟ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربان فرمائے اور سو اونٹ قربانی فرمانے میں ایک حکمت یہ تھی کہ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کردے اور اس سے خون بہا یعنی خون کا بدلہ دیا جائے تو شریعت نے ایک انسانی جان کا خون بہا سو اونٹ مقرر فرمائے ہیں اور اس مقدار پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے تو گویا آپ نے سو اونٹ قربانی فرما کر یہ بتادیا کہ قربانی دراصل انسان کی جان کا بدلہ ہے اور یہ سو اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کا بدلہ دیا، تو اصل گوشت پوست نہیں بلکہ جان دینا ہے، اب جب یہ بات سمجھ میں آگئی اور خدا کرے کہ سمجھ میں آگئی ہو کہ قربانی دراصل جان کے قائم مقام ہے تو اب سمجھئے کہ اگر آپ قربانی کے بجائے صدقہ دے دیں تو کیا صدقہ قربانی کا بدل ہوسکتا ہے؟ اور کیا یہ صدقہ جان کا بدلہ ہوسکتا ہے؟ کیونکہ آپ نے لاکھ روپے بھی صدقہ دیا تب بھی وہ آپ کی جان کی قیمت نہیں کیونکہ اگر کسی شخص کو لاکھ روپے اس شرط پر دیا جائے کہ تم اپنی جان دے دو، تو وہ ہرگز اس پر راضی نہ ہوگا تو اب خداوند تعالیٰ کی رحمت دیکھئے کہ انہوں نے قربانی کو جان دینے کا بدلہ بنا کر بڑا احسان کیا کہ جو اجر و ثواب کروڑوں روپے خرچ کرکے بھی نہ ملتا وہ چند روپے خرچ کرنے سے عطا فرمادیتے ہیں۔

اب جو مخالفین کہہ رہے ہیں کہ روپے خیرات کردو، کیا کوئی ذی ہوش یہ خیال کرسکتا ہے کہ یہ قیمت اور روپے قربانی کے (یعنی جان دینے کے برابر ہوجائیں گے؟ اگر کروڑ روپے بھی کوئی شخص خیرات کردے تب بھی قربانی کا ثواب حاصل نہ ہوگا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہم پر ایسا سخت دور بھی آیا کہ کئی وقت کھانے کو نہ ملتا تھا، صرف چند کھجوروں پر کئی کئی دن گزر جاتے تھے اور بعض اوقات تو صرف گٹھلیاں چوس چوس کر صحابہ کرامؓ نے وقت گزارا ہے، مگر باوجود اتنی تنگی اور سختی کے بھی قربانی کی گئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ قربانی کا روپیہ ان لوگوں کو دیدو، حالانکہ ان سے زیادہ اور کون ضرورت مند ہوگا اور اس سے زیادہ کون سا دور سخت ہوگا؟

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی ہی کرنا ضروری

ہے، قیمت یا روپے دینا کافی نہیں ہوسکتا، یہی راز ہے کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر ایک گائے میں چھ حصہ دار تو قربانی کے حصے لیں اور اور ایک حصہ کوئی شخص گوشت کرنے کو لے لے تو ان چھ آدمیوں کی قربانی بھی نہیں ہوئی، کیونکہ قربانی کا مقصود جان دینا ہے، جس کا تجزیہ نہیں ہوسکتا، اس لئے سب کی قربانی بے کار گئی، تو اگر گوشت مقصود ہوتا تو سب کی قربانی ہوجاتی، اسی طرح جانور میں شرطیں ہیں کہ اندھا نہ ہو، لنگڑا نہ ہو وغیرہ، تو اگر گوشت مقصود ہوتا تو یہ شرطیں کیوں ہوتیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ دراصل گوشت مقصود ہے ہی نہیں بلکہ اصل جان دینا ہے۔

اس کے بعد یہ سنئے کہ قربانی ہر جگہ کرنا ضروری ہے، یہ جو کہا جارہا ہے کہ صرف مکہ میں ہی قربانی ہوسکتی ہے یہ غلط ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ مدینہ منورہ میں کسی شخص نے قبل نماز قربانی کردی اور آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قربانی کردی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی نہیں ہوئی "شاۃ لحم" یہ گوشت کی بکری ہوگی اور یہ واقعہ مدینہ منورہ میں ہوا، اس لئے کہ عید کی نماز مکہ معظمہ میں نہیں ہوتی، وہاں پر خدا تعالیٰ نے معاف کردی ہے کیونکہ ارکان حج ادا کرنے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ" فصل لربک وانحر "تو اس جگہ قربانی کو خدا تعالیٰ نے نماز کے ساتھ جوڑا، اس میں پتہ دیا اس بات کا جس طرح نماز کے اوقات مقرر ہیں اسی طرح قربانی کا بھی وقت مقرر ہے کہ دسویں تاریخ کو نماز عید کے بعد بارہویں کے غروب آفتاب تک وقت ہے، اگر بارہویں کے غروب کے بعد یا عید کی نماز سے قبل سو اونٹ بھی ذبح کیا تو اتنا ثواب نہ ہوگا جتنا اس وقت میں ایک حصہ کرنے کا۔ تو یہ عبادت بھی نماز کی طرح ہے جس کا وقت متعین ہے، مکان متعین نہیں۔

قربانی کا ہر جگہ ضروری ہونا یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے دلیلیں بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ آج عوام کی دینی حالت اس قدر مضمحل ہوگئی ہے کہ ایسی ظاہر باتوں میں بھی ان کو شبہات پیدا ہونے لگے، اصل یہ ہے کہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے ثبوت کے لئے قرآن و حدیث کی ضرورت نہیں پڑتی (اگرچہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں بکثرت موجود ہے) مثلاً ہم کو اس کا علم ہے کہ زمین پر "بغداد" بھی ایک شہر آباد ہے، حالانکہ ہم نے کبھی بغداد کو دیکھا نہیں، مگر چونکہ ساری دنیا اس کے وجود پر متفق ہے، اور جب سے بغداد آباد ہوا ہے، اس وقت سے برابر نسلاً بعد نسل ہر شخص اس کے وجود کو تسلیم کرتا چلا آرہا ہے، اس

تکبیرات تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک کو ہر نماز پنج گانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے، اگر زیادہ کہے تو افضل ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں، جو یہ ہے:

"اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔"

عید کی سنتیں

حجامت بنوانا، غسل کرنا، اچھے سے اچھا لباس جو میسر ہو پہننا، سرمہ لگانا، میسر ہو تو خوشبو لگانا، اس عید میں نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ افضل یہ ہے کہ واپس آ کر قربانی کرے، اس کا گوشت کھائے، اس عید میں عیدگاہ جاتے ہوئے باآواز بلند یہ تکبیر پڑھے: "اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔" عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا اور شروع صفوں میں بیٹھنے کی کوشش کرنا عیدگاہ سے واپسی پر جس راستے سے گیا تھا دوسرے راستے سے واپس آنا۔

نماز عید کی نیت

دو رکعت نماز عید الاضحیٰ مع چھ تکبیرات واجب کے بندگی اللہ تعالیٰ کی منہ قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے، پہلی رکعت ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین بار اللہ اکبر کہیں گے، مقتدی بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو بار تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور حسب معمول امام صاحب کے ساتھ رکعت پوری کریں، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار تکبیرات کہیں گے، حسب سابق اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

خطبہ

نماز عید کے بعد خطبہ ہوگا جس کا سننا واجب ہے، کچھ لوگ خطبہ ختم ہونے سے پہلے عیدگاہ سے چلے جاتے ہیں۔ خواہ خطیب کی آواز آئے یا نہ آئے خطبہ ختم ہونے تک اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔

لئے ہم کو بھی اس میں کوئی شبہ نہیں ہوتا، نہ کبھی اس کے ثبوت کے لئے قرآن وحدیث کی ضرورت پڑی ہے، اسی طرح یہ قربانی کا عمل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ہر جگہ یہ عمل رہا۔ صحابہ کرامؓ نے کس قدر قربانیاں کیں اور تابعین نے لاکھوں کی مقدار میں تو بلا مبالغہ اور ممکن ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں قربانیاں کی ہوں علیٰ ہذا تبع تابعینؒ نے، تو جس عمل پر صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور امت کے تمام علماء وصلحاء چودہ سو برس سے متفق ہوں وہ آج لاہور میں آ کر چند بے دین لوگوں کے نزدیک جو صرف یہیں کی پیداوار بے کار اور بے اصل قرار پائے۔

الغرض یہ کوئی نظری عقیدہ نہیں کہ جس کو دلائل قائم کر کے ثابت کیا جائے، بلکہ آفتاب سے زیادہ روشن اور واضح ہے اور چودہ سو برس کے مسلمانوں کا متفقہ تعامل ہے، جیسے بغداد کے شہر کی مثال ابھی گزری۔

امام ابو حنیفہؒ قربانی کے ہر جگہ ہونے پر بحث فرما رہے ہیں، اسی طرح امام شافعیؒ ودیگر ائمہ اس موضوع کے ہر پہلو کو واضح فرما رہے ہیں اور یہ حضرات پہلی صدی کے لوگ ہیں، تو کیا یہ اس وقت سے آج تک کوئی اس حقیقت کو نہ سمجھا۔

میں بقسم کہتا ہوں اور میرے پاس قسم سے زیادہ کوئی چیز یقین دلانے کے لئے نہیں کہ یہ لوگ دین کی حقیقت ہی نہیں سمجھے، اگر دین کی ہوا بھی ان کو لگی ہوتی تو یوں ٹھوکریں نہ کھاتے، دین کی سمجھ پیدا ہوتی ہے علم دین پڑھنے اور نیک صحبت اختیار کرنے سے مگر آج کل لوگوں کو دین سے صرف غفلت ہی نہیں بلکہ نفرت و وحشت ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کا دنیا میں کیا نفع ہے؟ سو یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا جواب تبھی سمجھ میں آ سکتا ہے، جس کو یہ سارا نقشہ مستحضر ہو، یعنی حاجیوں کا جانا، اس کی وجہ سے دل پر چوٹ لگنا، دل میں وہاں جانے کی حسرت ہونا، جن لوگوں پر یہ کیفیات طاری ہوں، ان سے پوچھئے کہ ان کو یہ تجربہ حاصل کر کے کیا کچھ سکون حاصل ہوتا ہے، اور جو شخص ایسا ہو کہ جس کے دل پر نہ چوٹ لگے نہ عید کے دن اس کو کوئی خاص اہتمام ہو نہ خوشبو، نہ غسل، نہ قربانی تو اس کو ان باتوں کی کیا قدر ہو سکتی ہے، یہ تو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل پر کچھ چوٹ لگی ہو، مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

حج زیارت کردن خانہ بود

حج رب البیت مردانہ بود

☆☆..........☆☆

کوئی بھی سیاسی جماعت قادیانیوں کو ٹکٹ نہ دے

مولانا محمد علی صدیقی

ملک میں انتخابات کی تیاری ہو رہی ہے، مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے نمائندے الیکشن کے سلسلے میں میدان میں اتارے ہیں اور ان کو ٹکٹ دے کر اپنی جماعت کے پلیٹ فارم سے کامیاب کرانے کی کوشش شروع ہے۔ غیر مسلم اقلیتیں بھی انتخابات میں حصہ لیتی ہیں لیکن ایک اقلیت ایسی ہے جو الیکشن کا بائیکاٹ کرتی ہے، حالانکہ اس اقلیت کا حصہ بھی موجود ہے، لیکن وہ الیکشن کا بائیکاٹ اس لئے کرتی ہے کہ وہ نہ ملک کو تسلیم کرتی ہے نہ آئین کو، بلکہ اس کے مفادات امریکا، اسرائیل، جرمنی اور ہندوستان کے شہر قادیان سے وابستہ ہیں، جس کو قادیانی جماعت کہا جاتا ہے، الیکشن کا بائیکاٹ ہمیشہ قادیانیوں کا وطیرہ رہا ہے، لیکن اس کے ساتھ وہ کسی نہ کسی جماعت سے خواہ وہ پی پی ہو یا مسلم لیگ، سیٹ ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی قادیانی زمیندار کی وابستگی اس جماعت سے دکھا کر الیکشن لڑنے کی کوشش کرتے ہیں، جب قادیانی اس طرح میدان میں آتے ہیں تو الحمدللہ! ان کے تعاقب میں مسلمانوں کی ایک متفقہ جماعت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" تمام مسلمانوں کو ان کے مقابلے میں بیدار کر دیتی ہے۔

پاکستان بننے سے لے کر اب تک جتنے الیکشن ہوئے ہیں قادیانیوں کی اپنی کوششیں رہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی جماعت ہوتے ہوئے اس میدان میں قادیانیوں کے خلاف سربکف رہی، اس کی تفصیلات بہت طویل اور مبنی بر حقائق ہیں، مسلم لیگ اور پی پی بظاہر اپنے مفاد کے لئے ان قادیانیوں کو نوازنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن قادیانی نہ پی پی کے خیر خواہ ہیں نہ مسلم لیگ کے، ان کو صرف اپنی قادیانی جماعت کے مفادات عزیز ہیں، ابھی اس الیکشن کی بہت سی صورت حال سامنے آ رہی ہے، ایک قادیانی امام بخش قیصرانی جو تونسہ ڈیرہ غازی خان کے علاقے کا رہنے والا ہے، اس نے پی پی کا ٹکٹ لیا ہے اور تونسہ سے صوبائی اسمبلی کے کاغذات داخل کرائے ہیں۔

اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے علم میں نہیں تو ہم محترمہ بینظیر بھٹو کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ امام بخش قیصرانی سکہ بند قادیانی ہے اور اس کا باپ امیر محمد بھی سکہ بند قادیانی تھا، جب وہ مرا تو قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت مسجد میں دفن کر دیا، جس پر پورے ضلع ڈیرہ غازی خان اور تونسہ کے مسلمانوں نے تحریک چلائی تھی اور اس کو وہاں سے نکالا تھا، اسی طرح اس قادیانی کا بھائی سیف اللہ قیصرانی ریلوے آفیسر تھا اور ملتان میں ڈی ایس ریلوے تھا، کچھ سال قبل خانیوال میں ریلوے کا بہت بڑا حادثہ ہوا، جس میں بہت نقصان

(باقی صفحہ 19 پر)

راہِ عدم کے مسافر

حضرت مولانا دُر محمد میمن رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالمومن میمن

۹/ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۵/ جولائی ۲۰۰۷ء کی رات بوقتِ سحر سوا تین بجے سندھ کے مایہ ناز عالم دین، امام الصرف والنحو، شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا دُر محمد بن فیض محمد میمن سندھی اس دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی ولادت تقریباً ۱۹۳۰ء میں سندھ کے مشہور علاقہ خیرپور میرس کے ایک قصبہ ''ٹھنگو رجہ'' ہوئی۔ پرائمری مراحل طے کرنے کے بعد جامعہ دارالہدیٰ حبیب آباد ٹھیڑھی شریف کا رخ کیا، وہاں کے اکابرین حضرت مولانا حبیب اللہ میمن (فاضل دارالعلوم دیوبند) اور حضرت مولانا عبدالہادی میمن (فاضل دارالعلوم دیوبند) صاحبان نے بہت شفقت اور خصوصی توجہ فرمائی۔

چنانچہ بہت مختصر عرصہ میں جامع المعقول والمنقول استاذ الکل حضرت مولانا محمد صاحب، حضرت مولانا حبیب اللہ اور دیگر اساتذہ کرام کے پاس موقوف علیہ تک کی کتب پڑھ کر فارغ ہوئے۔ دورۂ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم ٹنڈو الہ یار کی جانب رُخ کیا، چنانچہ وہاں حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کے زیر اہتمام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرحمٰن کیمل پوریؒ، حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلویؒ اور حضرت مولانا ظفر احمد تھانوی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے مشائخ، حدیث کے استاد مقرر ہوئے اور ایسے اکابر حضرات کے تلمیذ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ دورۂ حدیث میں پروانۂ ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، حضرت مولانا مفتی عبدالستار ملتانیؒ، حضرت مولانا محمد جمشید احمد دامت برکاتہم رائیونڈ والے جیسے اکابر امت ہم سبق تھے، اللہ تعالیٰ نے دینی علوم سے سرشار فرما کر علماء کے سلسلہ طیبہ میں داخل فرما دیا۔

دورۂ حدیث شریف کے دوران حضرت موصوف بخاری کی دو بے مثال شرحیں، عمدۃ القاری اور فتح الباری مطالعہ میں رکھتے تھے، اس مطالعہ کی روشنی میں دورانِ درس اساتذہ کرام سے نہایت عمیق علمی سوالات بھی کرتے تھے، حضرت موصوف کی اس ادا سے حضرت علامہ شیخ محمد یوسف بنوریؒ بہت متاثر ہوتے تے، یہی وجہ تھی کہ حضرت موصوف کو حضرت بنوریؒ کا انتہائی قرب حاصل ہوا، اور بعد از فراغت دورۂ حدیث حضرت بنوریؒ کے اصرار پر آپ کو دارالعلوم ٹنڈو الہ یار میں مدرس مقرر کیا گیا، دو سال تک وہاں آپ نے تدریسی خدمات سر انجام دیں، بعد ازاں آپ علاقہ کے جامعہ حمادیہ کھڑہ (خیرپور میرس) میں مہتمم مقرر ہوئے، وہاں چند ماہ کام کرنے کے بعد بزرگوں کے مشورہ سے آپ میرپور خاص سندھ کی ایک جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوئے، وہیں سے اپنے ہی علاقہ کے دوسرے احباب نے حضرت کو جامعہ شمس العلوم کھڑ اوہ کا اہتمام بمع تدریس سنبھالنے کی استدعا کی، وہاں حضرتؒ نے سات سال تک خدمات انجام دیں، جامعہ شمس العلوم میں حضرت موصوفؒ نے ایک مقامی طالب علم حضرت مولانا رشید احمد سومرو کو دورۂ حدیث پڑھا کر فارغ کر دیا اور ان کو وہیں جامعہ کا کام سپرد کر کے خود اپنے شہر ٹھنگو رجہ میں واپس تشریف لائے اور وہاں مدرسہ دارالعلوم الحمدیہ قائم فرمایا، چونکہ حضرتؒ کا طریقۂ تدریس اور طرزِ تعلیم بہرہ شہرت پا چکے تھے، چنانچہ دارالعلوم الحمدیہ ٹھنگو رجہ کے قائم ہوتے ہی گرد و نواح سے جوق در جوق تشنگانِ علوم تشریف لانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے مدرسہ سندھ، بلوچستان، سرحد، پنجاب اور ایران کے طلبہ کرام سے بارونق ہوتا گیا۔ اسی دوران حضرتؒ کا قلبی و اصلاحی تعلق جنید وقت مرشد الموحدین حضرت شیخ حماد اللہ ہالیجویؒ سے قائم ہو گیا تھا، آپ حضرت ہالیجویؒ کے خصوصی توجہ و تربیت سے ظاہر و باطنی علوم میں ترقی فرمانے لگے، یہاں تک کہ حضرتؒ کے خصوصی توجہ اور دعاؤں سے آپ خود بھی صاحب معرفت کامل ولی اللہ بن گئے۔

دارالعلوم الحمدیہ کی برکات سے بحمد للہ ٹھنگو رجہ اور ان کے گرد و نواح میں توحید و سنت کے

انوارات پھیلتے گئے۔ الحمد للہ! اخلاص کی بنیاد پر قائم کردہ اور دیوبندی نسبت کی برکات سے اس دینی مرکز سے اللہ رب العزت نے ایسے افراد کو علوم دینیہ سے سیراب فرمایا کہ وہ آگے چل کر معقول و منقول علوم کے پہاڑ ثابت ہوئے اور انہوں نے پورے پاکستان اور ایران میں اس انداز سے جہل کے افق پر علمی انوارات پھیلائے کہ آج تک ان کا یہ سلسلہ طیبہ پورے جولان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رواں دواں ہے اور حضرت مرحوم کے لئے صدقۂ جاریہ کا خوبصورت سلسلہ بنا ہوا ہے۔

مولانا ذر محمدؒ اپنی زندگی میں قطب الاقطاب حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ، علامہ محمد یوسف بنوریؒ، مفتی محمد شفیعؒ، عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، امام المجاہدین خلیفہ احمد الدین شکارپوری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسی ظاہری و باطنی، معقول و منقول علوم کے پہاڑ اور متبرک شخصیات کی تجلیات و انوارات سے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کی خصوصی مجالس میں باقاعدہ حاضر ہوتے اور اپنے ظاہری و باطنی اصلاح کا اہتمام فرماتے رہتے تھے۔

وقت کے ولی کامل حضرت حماد اللہ ہالیجویؒ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف والے، امام المجاہدین مفتی رشید احمد لدھیانوی، جانشین حضرت بنوری مولانا مفتی احمد الرحمٰن، جانشین حضرت امروٹی مجاہد اسلام مولانا سید محمد شاہ امروٹی رحمہم اللہ تعالیٰ اور رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد عبدالستار تونسوی، حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان و مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، حضرت قاری سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ راولپنڈی، حضرت قاری عبدالرحمٰن کرخی مہتمم جامعہ دارالقرآن کرخ و رکن وفاق المدارس العربیہ پاکستان دامت برکاتہم العالیہ جیسے اکابرین امت مولانا ذر محمدؒ کے قریبی دوست اور رفقاء دینیہ میں سے تھے، مذکورہ حضرات سے آپ کے بہت گہرے مخلصانہ بلکہ محبت و بے تکلفی کی حد تک دوستانہ تعلقات تھے۔

ہمارے حضرتؒ (مولانا ذر محمدؒ) کو اپنے اسلاف و اکابرین سے عشق کی حد تک محبت تھی، حضرت امام شاہ ولی اللہ سے لے کر قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت شیخ الہند امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی، امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم کا ذکر کرتے ہوئے محبت کی شدت سے آپ کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں، ہم دیکھتے تھے کہ باطل کا مقابلہ کرتے ہوئے جب مسائل کی پریشانیاں حضرت کو متزلزل کرنے کی کوشش کرتی تھیں تو اس دوران حضرت حکیم الامت کی حکمت، حضرت امام عبید اللہ سندھی کی استقامت، حضرت امروٹی کی غیرت اور حضرت آزاد رحمہم اللہ تعالیٰ کی فراست کے قصے دہراتے ہوئے جلال میں آ کر فرماتے تھے:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

اور یہ کیفیت آپ پر اکثر اوقات اس وقت طاری ہوتی، جب سیاسی الیکشن میں مقامی باطل قوتوں کا مقابلہ درپیش ہوتا یا روڈ کی زد میں آنے والی مساجد کی شہادتوں یا جماعت کے تقدس کا مسئلہ سامنے آتا، باطل سے مقابلہ کرتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ آپ کا حوصلہ ہمیشہ رفعت آسمان کی طرح بلند رہا، آپ کا دل ہمیشہ بہتے ہوئے دریا کی طرح دین کے عشق میں موجیں مارتا رہا، آپ کی استقامت اٹل پہاڑ کی طرح مضبوط رہی، آپ نے جس چیز کو حق جانا، اس پر ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے، پھر چاہے باطل کی آندھیاں آئیں، چاہے طوفان برپا ہو لیکن وہ سب آپ سے ٹکرا کر شکست کھا کے ناکام و خاسر بن کر گزرتے گئے، آپ کی فراست چمکتے ہوئے سورج کی طرح تھی، آپ کا مزاج عمر فاروقؓ کے مزاج کا پیرو کار تھا۔

حضرت مولانا ذر محمدؒ نے ساری زندگی قرآن و سنت کے مطابق بسر فرمائی، زندگی بھر فرائض تو کجا آپ سے مستحبات و مباحات بھی بحمد اللہ نہیں چھوٹے، تلاوت کا اور مطالعہ کا خصوصی شغف تھا، سفر و حضر میں جماعت کی نماز کو بھی ترک نہیں کیا، رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ آپ نفلی روزوں کا بھی تاحیات خصوصی اہتمام فرماتے رہے، نمازوں میں فرائض کے ساتھ سنن و نوافل کے علاوہ علالت کے زمانے تک آپ سے کبھی تہجد کی نماز نہیں چھوٹی، نہ اشراق و چاشت اور نہ اوابین۔ اس کے علاوہ آپ کو جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ فوراً نوافل میں مصروف ہو جاتے۔ مہمان نوازی کا بھی سنت کے مطابق خصوصی اہتمام فرماتے، مدرسہ میں طلبہ کا کھانا تقسیم کرنے والے کو آپ نے پابند کر لیا تھا کہ بہر صورت روزانہ کم از کم پانچ مہمانوں کا کھانا الگ کر کے رکھ دیا کرو، جب تبلیغی احباب ہمارے شہر میں دعوت و تبلیغ کی نسبت سے تشریف لاتے اور وہ دعا کے لئے حضرتؒ کے حضور میں ہوتے تو آپ

اپنے گھر سے ان کے اکرام کا اہتمام فرما کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی خدمت کیا کرتے، جب تبلیغی احباب تکلف کی باتیں کرتے تو آپ مسکرا کر ''اکرام الضیف من الایمان'' کہہ کر ان کو خاموش فرما دیتے تھے۔

آپ علم الصرف کے امام تھے، نحو میں بھی آپ کو زبردست مہارت حاصل تھی، بالخصوص مفردات القرآن میں تو آپ نہایت ہی عمیق الذہن تھے۔ فقہ و حدیث میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمالات سے نوازا تھا، ارشاد الصرف آپ جب طلبہ کرام کو پڑھاتے تو ان کو ارشاد الصرف کے قوانین املا کرواتے اور وہ قوانین عام طور مروج قوانین کے اسلوب سے بالکل منفرد اور آسان ہوتے تھے۔

آج سے تین سال قبل آپ عیدالاضحیٰ کی نماز کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سخت بخار میں مبتلا ہوگئے، پھر بھی استقامت کے ساتھ آپ نے نہ صرف کھڑے ہوکر خطبہ پورا کیا بلکہ خطبہ کے بعد جو آپ جماعت کو وعظ فرماتے تھے، اپنے اس معمول کو بھی بڑی ہمت کے ساتھ پورا فرمایا۔

حضرتؒ کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں سے رابطہ ہوا، ایک ڈاکٹر نے صحیح تشخیص کرکے بتایا کہ حضرت کا جگر متاثر ہوگیا ہے، پھر اسریٰ فاؤنڈیشن حیدرآباد کے ڈاکٹر جناب محمد صادق صاحب (جو کہ امراض جگر کے ماہر ہیں) سے رابطہ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے علاج کرنے میں خصوصی توجہ فرمائی، مسلسل علاج چلتا رہا الحمدللہ! بہت زیادہ افاقہ ہوا، لیکن حکمت ربی کے تحت بیماری مکمل ختم نہیں ہوئی۔ چنانچہ ۲۴/ جولائی بروز منگل ۲۰۰۷ء کو کافی تکلیف بڑھ گئی، تھی، ۲۴/ جولائی کو ہی حضرت کو اسریٰ ہسپتال حیدرآباد میں ایڈمٹ کردیا گیا۔

۲۵/ جولائی کو بدھ کی رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا کہ حضرت صاحب کے دلی دوست حافظ محمد بادل ٹمیاری والے اور انکا بڑا بیٹا عبدالقدوس ان کے پاس کھڑے تھے، حضرت مولانا نے پوچھا کہ مغرب ہے؟ انہوں نے کہا ہاں جی مغرب (رات) ہے پھر قبلہ رو ہوکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ ابھی چلیں...... ابھی چلنا چاہئے...... اور پھر لیٹ گئے اور زبان سے اللہ، اللہ، اللہ کے الفاظ نکلتے محسوس ہوئے اور بے ہوشی طاری ہوگئی گویا کہ بڑی سکون کی نیند سونے لگے اور ہم لوگ باری باری آرام کرنے لگے۔ بالآخر تین بجے شب روح جسم سے بالکل اس طرح جدا ہوئی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں اپنے سوئے بچے کو اپنے سینے سے جدا کرتی ہے یا جیسے کہ آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کے جسد خاکی سے روح کے ساتھ سندھ کی ایک عظیم ترین شخصیت بھی اپنے ناقابل فراموش اور خوبصورت نقوش چھوڑ کر پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللھم آجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منھا.

طہارت ونفاست، زہد وتقویٰ، عزم وجہاد و سیاست، علم وعمل کے اس پیکر ہستی کی ہزاروں کے مجمع نے حضرت پیروالےؒ کے خلف رشید حضرت مولانا عبدالعزیز قریشی زیدمجدہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی اور اسلاف کی اس یادگار ہستی کو بھیگی آنکھوں سے اپنے آبائی قبرستان میں آغوش لحد کردیا گیا۔

چھپ گیا آفتاب شام ہوئی
اک مسافر کی رہ تمام ہوئی

☆☆......☆☆

بقیہ: کوئی بھی سیاسی جماعت......

ہوا، جب انکوائری ہوئی تو سیف اللہ قیصرانی قادیانی (بھائی امام بخش قیصرانی) ملوث پایا گیا اور برطرف ہوا۔

محترمہ! ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ علامہ اقبال کے بقول ''قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں'' اور آپ کے بھی خیرخواہ نہیں۔

آپ کے خیرخواہ اس لئے نہیں کہ آپ کے والد جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے ذریعے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا، اس لئے قادیانی آپ کے والد اور آپ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ جب آپ کے والد کو پھانسی دی تھی تو قادیانیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے اخبار روزنامہ الفضل (ربوہ) میں خبر لگائی تھی: ''کتا ! کتے کی موت مر گیا'' یعنی (ذوالفقار علی بھٹو)۔

محترمہ! آپ بیشک اقتدار حاصل کرنے کے لئے جس سے چاہیں رابطہ کریں خواہ وہ امریکا ہو یا برطانیہ لیکن آپ جب آپ کسی قادیانی کو ٹکٹ دیں گی تو پھر آپ اپنے مقابلے میں ایک غیر سیاسی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کے غیور مسلمانوں کو چیلنج کریں گی۔

لہٰذا آپ اور آپ کی جماعت کسی بھی قادیانی کو قومی یا صوبائی یا سینیٹ کا ٹکٹ جاری نہ کرے جو جاری ہوچکے ہیں۔

امام بخش قیصرانی سمیت ان کو منسوخ کیا جائے اور جماعت کے جن افراد نے یہ غلطی کی ہے، ان کا محاسبہ کیا جائے۔

☆☆......☆☆

Adarts-CAR-1/2005

قادیانیوں سے نفرت کے اسباب

مرسلہ: قاضی احسان احمد

نفرت بلا سبب نہیں ہے:

برادران ملت! مرزائیوں سے مسلمانوں کی نفرت بلا سبب نہیں ہے بلکہ اس کے لئے کئی اسباب ہیں، ان کی مختصری فہرست پیش کرتا ہوں:

پہلا سبب

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسی امت تیار کی ہے جو کہ انگریزوں کی وفادار فوج ہے، مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے، سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گزاری کی جائے، سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں، چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں، پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے، یہ کتابیں ہزارہا روپے کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزارہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے، بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے، وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی، وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے، جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔" (تحفہ قیصریہ، ص:۱۰،۱۱، خزائن ج:۱۲ ص:۲۶۳،۲۶۴)

مسلمانوں کی نظر میں انگریز

مسلمان گورنمنٹ برطانیہ کو اس کے موجودہ خیالات و حالات کی بنا پر خدا تعالیٰ کا دشمن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن، قرآن کا دشمن، اسلام کا دشمن، مسلمان کا دشمن جانتے ہیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو اس کی وفادار فوج بنانا چاہتا ہے، جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔

نتیجہ: ان حالات میں مسلمان کیوں نہ مرزائیت سے متنفر ہوں۔

دوسرا سبب
خدا تعالیٰ کی توہین
(اپنے خدا ہونے کا دعویٰ)

ایک طرف تو مرزا غلام احمد قادیانی خدا کا رسول ہونے کا مدعی ہے، اپنی کتاب دافع البلاء ص:۱۱، خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱ میں کہتا ہے:

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

اور دوسری طرف خود خدا ہونے کا مدعی ہے، کیا کبھی کسی نبی نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اور کیا یہ دعویٰ نمرود اور فرعون جیسا نہیں ہے؟ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو:

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(کتاب البریہ ص:۸۵، خزائن ج:۱۳ ص:۱۰۳)

تیسرا سبب
خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ

"انا نبشرک بغلام مظھر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص:۸۵، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۴)

چوتھا سبب
خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

"انت منی بمنزلۃ اولادی۔"

(حاشیہ اربعین نمبر۴ ص:۱۹،

خزائن ج:۱۷ ص:۴۵۳)

پانچواں سبب

رسول اللہ کی توہین

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر نمبر ۴۳، جلد ۲، ص:۱۴، مورخہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء)

کیا ان شعروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟

جو شخص انگریزوں کے لئے ظاہر و باطن فوج تیار کرنے والا ہو، اور جو شخص خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا کہے اور جو شخص انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو افضل سمجھے، کیا مسلمان اس سے خوش ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ رسول اللہ کی توہین نہیں ہے؟

نوٹ: یہ اشعار اس نظم کے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید اکمل آف گولیکے نے لکھی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے روبرو مجمع عام میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور مرزا قادیانی اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے اور اس وقت خود مرزا قادیانی اور کسی دوسرے نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا، حالانکہ محمد علی امیر جماعت احمدیہ اور اعوانہم وہیں موجود تھے۔ (الفضل قادیان ج:۳۲ ش:۱۹۶ ص:۴، مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۴۴ء)

۲:......"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار لکھی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص:۴۰، خزائن ج:۱۷ ص:۱۵۳)

اور اپنے معجزات کی تعداد (براہین احمدیہ حصہ

دندان شکن

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ سے کسی نے کہا کہ مولانا یہ انگریز کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا فطرت کے خلاف ہے، انسان چونکہ داڑھی کے بغیر پیدا ہوتا ہے، اس لئے اسے داڑھی کے بغیر رہنا چاہئے۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ نے فرمایا: بھائی پھر تو انگریزوں کو چاہئے کہ سارے دانت توڑ ڈالیں کیونکہ دانت بھی تو بعد ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ مجلس میں سے ایک صاحب نے یہ سن کر کہا: واہ! مولانا نے کیا دندان شکن جواب دیا ہے۔

پنجم، ص:۵۶، خزائن ج:۲۱، ص:۷۲) پر دس لاکھ بتلائی ہے، کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے؟

۳:......"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔"

(اعجاز احمدی ص:۷، خزائن ص:۱۱۳، ج:۱۹)

اس عبارت میں نبوت تشریعی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے مصداق نہیں ہیں، جو صریح کفر ہے۔

چھٹا سبب

رسول اللہ کی حدیث کی توہین

"میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں، بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے لئے نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر ہم وہ احادیث بھی پیش کر سکتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری احادیث کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص:۳۰، خزائن ج:۱۹ ص:۱۴۰، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:۱۰ حاشیہ خزائن ج:۱۷ ص:۵۱)

مسلمانوں کے متعلق

مرزا بشیر الدین محمود کے فتوے

۱:......کسی مسلمان کا جنازہ مت پڑھو:

"قرآن شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر ایمان لے آیا ہے لیکن حقیقی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں ہے، پھر غیر احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔" (انوار خلافت ص:۹۲)

۲:......مسلمانوں سے رشتے ناطے جائز نہیں:

"غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے، اور علاوہ اس کے کہ وہ نکاح جائز ہی نہیں ہے، لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں...... اس لئے وہ جس گھر میں بیاہی جاتی ہیں، اس کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں اور اس طرح اپنے دین کو تباہ کر لیتی ہیں۔"

(برکات خلافت ص:۷۳، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود)

۳:......غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں:

"باہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں، میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے، اتنی دفعہ میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔" (انوار خلافت ص:۸۹)

۴:...... غیر احمدی ہندو اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں:

"جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا، اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے، کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے، ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے، مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔"

(ملائکۃ اللہ ص:۴۶، مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود)

۵:...... تمام اہل اسلام کافر خارج از دائرہ اسلام ہیں:

"سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔" (آئینہ صداقت ص:۳۵)

۶:...... غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ مت پڑھو:

"پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔" (انوار خلافت ص:۹۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کیا:

"میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(کتاب البریہ ص:۸۵، خزائن ج:۱۳، ص:۱۰۳)

شہد کی مکھی

ایک درویش حلوائی کی دکان پر بیٹھے ہوئے نصیحت کی باتیں کر رہے تھے، اتنے میں شہد کے طشت میں مکھیوں کا ہجوم ہوا، حلوائی نے حسب عادت پنکھے سے انہیں اڑایا جو مکھیاں کنارے پر تھیں وہ اڑ گئیں جو شہد میں پھنسی تھیں وہ وہیں پھنسی رہیں، اس درویش پر اس مشاہدہ سے ایک حالت طاری ہو گئی (حال آ گیا) جب ہوش میں آئے تو حلوائی نے اس حال کا سبب پوچھا، درویش نے کہا کہ اے بھائی! طشت دنیا ہے اور شہد اس کی نعمتیں ہیں اور مکھیاں دنیا والے ہیں۔ جو مکھیاں کنارہ پر بیٹھی تھیں وہ فقیر، خدا دوست ہیں کہ تھوڑی دنیا پر قناعت کرتے ہیں، حرص نہیں کرتے۔ جو شہد کے اندر ہیں وہ حریص، لالچی ہیں جب موت کا پنکھا ہلا تو وہ جو کنارہ پر ہیں وہ مثل حریص دنیا دار کے ہیں ان کو مشکل کا سامنا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

بزبانِ مرزا غلام احمد قادیانی:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷، خزائن ج:۱۱، ص:۲۹۱)

"آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص:۷، خزائن ج:۱۱، ص:۲۹۱)

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی اطاعت اور جہاد کی ممانعت میں کتابوں کی پچاس الماریاں لکھیں:

"میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب ص:۱۵، خزائن ج:۱۵، ص:۱۵۵)

ساتواں سبب

مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے سب مسلمان حرام زادے ہیں:

"ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (زنا کاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔" (ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج:۵، ص: ایضاً)

آٹھواں سبب

مرزا قادیانی کے مخالف سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بدتر ہیں

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے

بدتر ہیں۔“

(ترجمہ عربی نجم الہدیٰ ص:۱۰، خزائن ص:۵۳، ج:۱۴)

نواں سبب

مرزا کے معجزات کو نہ ماننے والا شیطان ہے

”خدا نے مجھے ہزارہا نشانات (معجزات) دیے ہیں، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔“

(چشمہ معرفت ص:۳۱۷، خزائن ج:۲۳ ص:۳۳۲)

کیا یہی شرافت ہے؟

برادرانِ اسلام! کیا یہی شرافت ہے جس کے بل بوتے پر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہتے ہیں، کیا پیغمبروں کے یہی اخلاق ہوتے ہیں؟ مرزا غلام احمد نے اپنے نہ ماننے والے سب مسلمانوں کو حرام زادہ، سور اور شیطان سے تعبیر کیا ہے اور سب مسلمان عورتوں کو کتیاں بنادیا ہے ایسے گرے ہوئے اخلاق کا انسان شریف انسان بھی نہیں ہوسکتا، چہ جائے کہ نبی اور رسول ہو؟

پیغمبر کا اخلاقی مرتبہ:

پیغمبر تو سب سے بڑھ کر اعلیٰ درجے کا بااخلاق ہوتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں اعلان ہے:

”بے شک تو (اے پیغمبر) بڑے خلق والا ہے۔“ (القلم:۴)

دسواں سبب

انگریزوں کا خودکاشتہ پودا

نبوت کا دعویٰ:

”اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔“ (المائدہ:۵۱)

اللہ تعالیٰ تو فرمائے کہ جو یہود اور نصاریٰ سے دوستی رکھے وہ انہیں میں سے اور مرزا قادیانی مسلمانوں کے نبی بنتے ہیں اور نصاریٰ کے یارِ غار ہیں:

”صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں ”اس خودکاشتہ پودا“ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا، اور نہ اب فرق ہے، لہٰذا ہمارا حق ہے کہ خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار، دولت مدار کی پوری عنایت اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کرسکے۔“

درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

منجانب: خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

مورخہ ۲۴/فروری ۱۸۹۸ء

مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۲۱

حاصل یہ کہ: مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت خداداد نہیں تھی، بلکہ انگریزوں نے اسے نبی بنایا تھا، اس لئے انگریزوں کی حمایت کے لئے مرزا قادیانی نے پچاس الماریاں کتابوں کی لکھ کر تمام ممالکِ اسلامیہ میں وہ کتابیں شائع کیں۔

گیارھواں سبب

عیسائی حکومت کے خلاف جہاد کرنے والے حرامی ہیں

برادرانِ اسلام! آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو عیسائیت کی تصویر اور اس کے خال و خط تھے، وہ اسلام کے مخالف تھے، اسی لئے اس وقت کے عیسائی اسلام سے ٹکرائے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی:

”ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔“

”کسریٰ ہلاک ہوجائے گا، اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، قیصر ہلاک ہوگا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔“

(بخاری ج:۲ ص:۹۸۱، باب کیف کان یمین النبی)

اس فرمان کی بنا پر صحابہ کرامؓ نے قیصر کی حکومت کو تباہ کیا، اس کے بعد صلیبی جنگوں میں عیسائی طاقتیں مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی رہیں، گویا کہ ابتداء اسلام سے آج تک عیسائیوں سے جہاد ہوتا رہا، انگریزوں نے ہی خلافتِ اسلامی کو پارہ پارہ کیا، انگریزوں نے ہی فلسطین میں یہود کو آباد کیا۔ اب مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ انگریزوں سے جہاد کرنے والے حرامی ہیں:

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یہ یاد رہے کہ سوال ان کا نہایت ہی حماقت کا ہے، کیونکہ جن کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق، ملحقہ شہادت القرآن ص:۸۴، خزائن ج:۶ ص:۳۸۰)

بارھواں سبب

ممانعت جہاد اور اطاعت انگریزی میں کتابوں کی پچاس الماریاں:

"میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام، کابل اور روم تک پہنچایا، میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ بن جائیں۔"

(تریاق القلوب ص:۱۵، خزائن ج:۱۵ ص:۱۵۵)

تیرھواں سبب

مرزا کا دین انگریز کی وفاداری

"دوستو! میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں، یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں ہمیشہ پناہ دی ہو، سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق، ملحقہ شہادت القرآن ص:۸۴، خزائن ج:۶ ص:۳۸۰)

وہ حکومت برطانیہ جو خدا کی دشمن (بحیثیت تثلیث پرست ہونے کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن (کہ آپ کو سچا نبی نہیں مانتی) قرآن کی دشمن (کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مانتی) اسلام کی دشمن (کہ اس کے مٹانے کے درپے رہے) مسلمان کی دشمن (کہ ہمیشہ مسلمانوں کے درپے آزار رہی) ایسی بے ایمان و دشمن اسلام حکومت کی وفاداری مرزا قادیانی کا جزو ایمان ہے، کیا کوئی سچا مسلمان مرزا قادیانی کے اس عقیدہ میں ہم خیال ہوسکتا ہے؟ ہاں وہ لوگ مرزا قادیانی کے ہمنوا ہوسکتے ہیں جو اپنے گناہوں کے سبب اپنی عقل سلیم کھوچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی سمجھ بوجھ سلب کرلی ہو۔ اللھم لاتجعلنا منھم۔

چودھواں سبب

نبوت کا دعویٰ

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص:۱۱، خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تیس دجال پیدا ہوں گے، ان میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا، لیکن واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، لہٰذا مسلمان ہر جھوٹے مدعی نبوت کو اس حدیث کی بناء پر دجال کہتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلمانوں کے عقیدہ میں انہیں دجالوں میں سے ایک ہیں۔

پندرھواں سبب

عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ

"اس خدا کی تعریف جس نے مسیح بن مریم بنایا۔" (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص:۷۲، خزائن ج:۲۲ ص:۷۵، اربعین نمبر۳، ص:۳۲، خزائن ج:۱۷ ص:۴۲۱)

یہ دعویٰ تو تقریباً تمام کتابوں میں موجود ہے، مسلمان تو اس عیسیٰ ابن مریم کی آمد کے قائل ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پونے پانچ سو سال پہلے پیدا ہوئے تھے اور جو دمشق میں آسمان سے نازل ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت فرمائیں گے، نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنا دین بنائیں گے۔

سولھواں سبب

ابراہیم ہونے کا دعویٰ

"آیت: "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیٰ" اس کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوجائیں، تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا، اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔"

(اربعین نمبر۳، ص:۳۲، خزائن ج:۱۷ ص:۴۲۱)

اس دعویٰ میں قرآن کی آیت کی تحریف ہے، اللہ تعالیٰ ایسی بے ایمانیوں سے بچائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مسلمان گمراہ ہی رہے کہ انہوں نے اس آیت کا مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط سے بنائے رکھا تھا؟ (معاذ اللہ)

☆☆..........☆☆

خبروں پرایک نظر

ختم نبوت کوئز پروگرام کاانعقاد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوخراج تحسین

کراچی (پ ر) گزشتہ دنوں جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۴ سے متصل گراؤنڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام اسکول اور کالج کے بچوں کے مابین ایک معلوماتی اورعلمی مقابلہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً تین صد بچوں نے پورے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی اورسوالات کے جوابات دے کرقیمتی تحائف وصول کئے اور۱۱ بچے فائنل راؤنڈ میں آئے جن میں ختم نبوت کوئز پروگرام کی انتظامیہ کی طرف سے قیمتی انعامات کے ساتھ ساتھ دینی کتب اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ کامیاب طلباء میں کرکٹ بیٹ، بیڈمنٹن، ریکٹ، رسٹ واچ، وال کلاک، واٹرکولراوردیگرکئی انعامات تقسیم کئے گئے آخر میں ایک بمپر پرائز کی قرعہ اندازی کی گئی۔ جس میں ایک ذریعت، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی مشہور تصنیف ''آپ کے مسائل اوران کاحل'' کی دس جلدیں، تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر دس منتخب کتب کا سیٹ دیا گیا، آئندہ پروگرام کے انعقاد کی تاریخ اورمقام کااعلان انشاءاللہ جلد کردیا جائے گا۔

قادیانیوں کاسرکاری زمین پر ناجائزقبضہ ختم کروایاجائے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعلیٰ، ہوم سیکریٹری اورای ڈی اوایونیو سے مطالبہ کیا ہے کہ چک نمبر ۸۴-ج ب علاقہ صدر ایریا میں وفاقی حکومت کی سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کرنے اوردو کمرے تعمیر کرکے قادیانی عبادت گاہ میں غیر قانونی طور پرشامل کرنے کی تحقیقات کی جائے اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود چار مرلے پر غیر قانونی تعمیر نہ گرانے اورقادیانی اکرم لوہاں والے کے خلاف پرچہ نہ کرنے کانوٹس لیا جائے انہوں نے کہا کہ سرکاری اراضی پر دن دہاڑے ناجائز قبضہ کرکے ۱۵X۴۳ فٹ رقبہ پردوکمرے تعمیر کرلئے گئے اور پہلے سے غیر قانونی تعمیر شدہ قادیانی عبادت گاہ میں شامل کرلئے گئے اورڈی ڈی او آر کودرخواست دی گئی اورعلاقہ پٹواری کی رپورٹ پربھی ناجائزتعمیرکوتاحال نہیں گرایا گیا۔ مقام افسوس ہے کہ اگرکوئی مسلمان عالم دین مسجد کےاوپرلاؤڈ اسپیکر استعمال کرلیتاہے تواس کے خلاف ایمپلی فائر ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا جاتا ہے جبکہ غیرمسلم قادیانی اگر جرم کرتا ہے تو کوئی پرچہ درج نہیں ہوتا۔

سرکاری جنرل ہسپتال لاہور کی نجکاری روکی جائے

فیصل آباد (پ ر) سرکاری جنرل ہسپتال لاہور کی نجکاری کے بارے میں وزیراعظم پاکستان نے چیف سیکریٹری پنجاب سے رپورٹ طلب کرلی ہے اس امر کی اطلاع پرائم منسٹر سیکریٹریٹ پنجاب کے ڈپٹی سیکریٹری عباس اختر نے ایک مراسلہ کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کودی ہے جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعہ وزیراعظم سے مطالبہ کیا تھا کہ غریبوں کے وسیع ترمفاد کے پیش نظرحکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری لاہور جنرل ہسپتال اور ملحقہ اراضی کی کسی صورت میں بھی نجکاری نہ کی جائے اورامریکن کمپنی سینٹرفارانٹرنیشنل میڈیکل ایجوکیشن (CIME) سی کو لاکھوں روپے مالیت کاہسپتال ملحقہ اراضی مفت دینے کا فیصلہ معاہدہ منسوخ کیا جائے اور ۲۸/اگست ۲۰۰۷ء کامحکمہ صحت کے ساتھ ہونے والا معاہدہ منسوخ کیا جائے اور سابق وزیراعلیٰ کی طرف سے غیرمسلم قادیانی ڈاکٹرمبشراحمد مقیم امریکا کوخوش کرنے کی پالیسی ترک کی جائے اور سابقہ حکومت کا پنجاب کا اسلام اورغریب دشمن فیصلہ کالعدم قرار دیا جائے۔ قادیانیت نوازی کا خاتمہ کیا جائے۔

مولاناعبداللطیف اشرفی پروحشیانہ تشدد

سکھر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے جنرل سیکریٹری اورالفاروق مسجد کے خطیب مولانا عبداللطیف اشرفی پرگزشتہ دنوں دہشت گردوں نے وحشیانہ تشدد کیا۔ تفصیلات کے مطابق مولانا عبداللطیف اشرفی فجر کی نماز پڑھانے کے لئے اپنے گھر واقع بھٹہ روڈ سے باہر نکلے تو دودہشت گردوں نے مولانا پرحملہ کردیا۔ تشدد سے مولانا بے ہوش ہوگئے، اسی حالت میں حملہ آورمولانا کی جیب سے قیمتی کاغذات، شناختی کارڈ، نقدرقم ٹیلیفون کی سم وغیرہ لے کرفرار ہوگئے۔ مولانا کے والد نماز کے لئے گھر سے باہر آئے تو دیکھا کہ مولانا بے ہوش سڑک پر پڑے ہیں، ان کے والد اٹھا کرانہیں گھر میں لے گئے۔ مولانا خلیل احمد خطیب مرکزی جامع مسجد، مفتی عبدالباری، مولانا محمد حسین ناصر، مرکزی کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مولانا محمد رمضان نعمانی، مولانا اسداللہ میمن گول مسجد، مولانا شجاع الرحمٰن مدنی مسجد، مولانا محمد حنیف، مولانا محمد زمان اورتاجرحضرات نے اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی اورانتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مولانا پرتشدد کرنے والے دہشت گردوں کا سراغ لگاکران کوقرارواقعی سزادی جائے۔

ٹنڈوآدم کے وفدکی مولاناعزیزالرحمٰن جالندھری سے ملاقات

ٹنڈوآدم (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ٹنڈو آدم کا ایک وفد مرکزی دفتر ملتان پہنچا، وفد میں مقامی خازن ماسٹر عبدالحکیم چانگ، سینئر کارکنان ماسٹر شاہنواز ابڑو، محمد ہاشم بروہی اور ترجمان حافظ محمد فرقان انصاری شامل تھے۔

ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، وفد نے مقامی جماعت کی کارکردگی سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت ناظم اعلیٰ کو بتایا کہ مقامی جماعت بحمداللہ! آپ کی دعاؤں اور حضرت علامہ احمد میاں حمادی اور مولانا محمد راشد مدنی کی محنتوں سے تحفظ ختم نبوت کے مشن پر گامزن ہے ہر جمعہ کو ہفتہ وار اجلاس کے علاوہ، ہفتے میں ایک پروگرام شہر کی کسی بھی مسجد میں اور دوسرا پروگرام کسی قریبی گاؤں میں رکھا جاتا ہے جبکہ پندرہ دن میں دس سے پندرہ ساتھیوں پر مشتمل ایک جماعت ''گھر گھر ختم نبوت کی آواز'' پروگرام کے تحت ایک دن مکمل کسی گاؤں میں گشت کرکے بعد نماز عشاء وہاں کے مسلمانوں کو جمع کرتی ہے جبکہ مرکزی مبلغ مولانا محمد راشد مدنی خطاب کرکے اس گاؤں میں ختم نبوت کے کام کی بنیاد ڈالتے ہیں، اس کے علاوہ ہر تین مہینے میں ایک ''سہ ماہی ترتیبی پروگرام'' دفتر میں ہوتا ہے جس میں تمام شہر گاؤں گوٹھوں کے ساتھیوں کی ایک بہت تعداد شرکت کرتی ہے جن سے مرکزی مبلغین مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد علی صدیقی و دیگر خطابات کرتے ہیں۔

جماعتی ساتھیوں سے ملاقات کے بعد وفد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مزار پر حاضری دی اور دعائے مغفرت کی، رات گئے وفد اکابرین کی دعاؤں کے ساتھ ٹنڈو آدم کے لئے روانہ ہوا۔

☆☆..................☆☆

متنازعہ عبارت کے اخراج کی یقین دہانی کا خیر مقدم

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے پنجابی دی دوجی کتاب (ترمیم شدہ) برائے جماعت ہفتم میں متنازعہ عبارت بعنوان ''ساڈے پیارے نبی ﷺ سے'' اوس ویلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نوں وفات پائیاں پنج سو اکہتر ورے ہو چکے سن'' کو نئے تعلیمی سال ۲۰۰۸ء میں شائع ہونے والی کتاب میں سے خارج کرنے کے متعلق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ (شعبہ نصاب) پنجاب لاہور کی طرف سے یقین دہانی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ کتاب میں متنازعہ سطر پر کالی سیاہی پھیر دی جائے اور صوبہ پنجاب کے ۳۴ اضلاع کے ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسرز تعلیم کو ضروری ہدایات جاری کر دی جائیں تاکہ بچوں کے ذہن سے یہ فقرہ نکالا جا سکے جو قادیانی نظریات کا آئینہ دار ہے، اس کے لکھنے، شائع کرنے اور منظوری دینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور موجودہ تعلیمی اداروں میں رائج پڑھائی جانے والی اس کتاب سے اس فقرہ پر (فلوڈ) لگا دیا جائے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ (شعبہ نصاب)

وحدت کالونی لاہور

چٹھی نمبری پی ٹی بی (ای ڈبلیو)/07

تاریخ: 14 نومبر 2007ء

جانب: مولوی فقیر محمد

سیکرٹری اطلاعات، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،

فیصل آباد

عنوان! پنجابی دی دوجی کتاب (ترمیم شدہ) برائے جماعت ہفتم میں سے متنازعہ عبارت کا اخراج

اسلام علیکم!

اطلاع ہے کہ جماعت ہفتم کی کتاب میں مضمون بعنوان ''ساڈے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' سے متنازعہ عبارت ''اوس ویلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نوں وفات پائیاں پنج سو اکتر ورے ہو چکے سن'' کو نئے تعلیمی سال 2008 میں شائع ہونے والی کتاب میں سے خارج کر دیا جائے گا۔ شکریہ

ایڈیشنل ڈائریکٹر (شعبہ نصاب)

کاپی برائے اطلاع

1- پی اے ٹو چیئرمین

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون وبیرون ملک ۵۰ دفاتر ومراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے' جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے' مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔
- یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں' زکوٰۃ' صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122-061-4583846 فیکس: 0092-61-4542277

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت' پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ' کراچی

فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **سید نفیس الحسینی** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمٰن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت